

آؤ وَاَوْ لَصْرُوَا
مطبوعات صوفی نمبر ۵۵

سلطان ابوب

یعنی CHECKED 198۸

میزبان مول حضرت ابوالیوب خالد انصاری رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری
جس میں ان کے حالات زندگی، اخلاق، مجاہدات، فضائل و مناقب، اور غلامان
کار نامہ کی تفصیل ملے گی ہے

مولانا

جناب مولوی محمد صدیق صاحب انصاری رئیس فتح پور بہار
یہ کتاب ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر صوفی سینیٹک ڈائریکٹر
صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلیشنگ کمپنی لمیٹڈ پٹنہ، بہار، الدین صاحب نے

اسلامیہ پبلیشنگ ہاؤس لاہور
پرنٹنگ ہاؤس لاہور

صوفی بزرگان و پیشکش کنندہ پند پندیں والدین

حب فیل اصحاب

بچیں بائیں زیادہ قیمت کے حصے خرید کئے ہیں!

- (۱) حضرت سجاد رضی اللہ عنہ صاحب جلالہ شریف۔ (۲) کپتان جمال الدین صاحب جلالہ۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ آگرہ۔
- (۳) احمد عطاء محمد صاحب کنہرہ جلالہ۔ (۴) فراتیر فرس علی پور۔ (۵) ایم۔ ایم۔ اسلام خاں صاحب پٹنہ۔
- (۶) ملک نیاز صاحب پنجاب پولیس کجرات۔ (۷) چوہدری عالم دین صاحب آئی۔ ایس۔
- (۸) انیسٹر ڈاک خانجالت لڑائی بھٹان۔ (۹) شیخ محمد ممتاز صاحب فاروقی پیر ٹرائیڈ لکھنات۔ (۱۰)
- ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب پیر ٹرائیڈ لاہور۔ (۱۱) پروفیسر شیخ محمد جلیل صاحب کرسٹنڈی۔ آئی۔ پی۔ یو۔
- (۱۲) محنت علی خاں صاحب پیر ٹرائیڈ مسلم ایسوسی ایشن آف ایریکہ۔ (۱۳) ایک نائون معرفت ایڈیٹر صاحب صوفی۔
- (۱۴) ملک محمد اکرام خاں صاحب میندار پٹنہ بہاول الدین۔ (۱۵) سفور خاں صاحب کیلی فرنیچر ایریکہ۔ (۱۶)
- پسران ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر صوفی مشترک نام سے (۱۷) محمد عبدالرحمن صاحب جلالہ۔
- (۱۸) ڈاکٹر محمد اویس صاحب اپر ڈیپنٹری سیرنگ کٹھیر۔ (۱۹) باغی صاحب یو۔ این۔ ای۔ ڈی۔
- (۲۰) نواز الدین صاحب براڈ کاسٹر ایریکہ۔ (۲۱) فوجدار خاں صاحب براڈ کاسٹر ایریکہ۔ (۲۲) ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر صوفی
- (۲۳) پیچیش دافن صاحب براڈ کاسٹر ایریکہ۔ (۲۴) سر محمد عبدالرحمن صاحب بہادر نول
- (۲۵) انیسٹر فریڈ کوش لبرہ۔ (۲۶) مولانا محمد محی الدین صاحب بنیاد چیف جسٹس ڈی کوش کن جلالہ۔ (۲۷)
- ڈاکٹر محمد اویس صاحب لائبریری جنکلیاں صاحب کج۔ ایم۔ بی۔ ایچ۔ ایم۔ بی۔ یو۔ (۲۸) فوجدار خاں صاحب
- کنہرہ۔ (۲۹) مسٹر محمد اویس صاحب لائبریری۔ (۳۰) باغی صاحب لبرہ خاں صاحب معرفت تحصیلدار کنہرہ۔ (۳۱)
- صوفی محمد خاں صاحب کج۔ بی۔ یو۔ معرفت تحصیلدار صاحب موگہ۔ (۳۲) مولوی محمد حسین صاحب خٹک۔ (۳۳)
- شیخ محمد اویس صاحب لائبریری۔ (۳۴) مسٹر داب بیک صاحب پیر ٹرائیڈ۔ (۳۵) خاک سلطان خاں صاحب

3h-uk
1987

فہرست مضامین

نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
	حفظ قرآن (حاشیہ)	۳۲	ویب چاول	
	تفسیر (حاشیہ)	۵	ویب سچہ دوم	
	فقہ (حاشیہ)	۷	فضائل صحابہ	
	کلام (حاشیہ)	۹	فضائل انصار	
۳۷	احادیث		نسب پروردگار	
۳۹	مقبولے	۱۲	نام و نسب	
	چند مقبولے (حاشیہ)	۱۵	حضرت ابوالیوب اور کتب جلال	
۴۰	روایات		نسب پروردگار	
	آئندہ (حاشیہ)	۱۷	خصوصیات	
	آئندہ پر شفقت (حاشیہ)		خانہ ابوالیوب (حاشیہ)	
	حضرت ابوالیوب کی علمی حیثیت (حاشیہ)	۲۳	اخلاق و مناقب	
۴۱	خاتمہ		حرب علویہ کی شرکت پر بحث (حاشیہ)	
۴۱	وفات		فضائل اخلاق کے متعدد واقعات (حاشیہ)	
۴۲	قبر شریف		فضل و کمال (حاشیہ)	
	حضرت ایوب (حاشیہ)		سفر علمی	
	جامع ایوب (حاشیہ)		علمی فکر	

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
	فیصلہ کا طریقہ (حاشیہ)		مزار ایوب (حاشیہ)	
	اعمال و وظائف (حاشیہ)		قبرستان ایوب (حاشیہ)	
	حج (حاشیہ)	۴۶	آداب زیارت	
	تسخیر جن (حاشیہ)		اضافہ (حاشیہ)	
	دعائے نبوی (حاشیہ)		غزوہ صائفہ (حاشیہ)	
	اولاد و موالی (حاشیہ)		امامت مسجد نبوی (حاشیہ)	
۵۳	قصیدہ مدحیہ		امارت مدینہ (حاشیہ)	

دستِ چھاؤں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین

وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ط

حضرت ابوالیوب انصاریؒ کی سوانح عمری کا خیال مجھ کو ابتداء ذیقعد ۱۳۲۵ھ میں آیا اور چند اوراق مرتب بھی ہو گئے لیکن بعض وجوہ سے انچے پورا کرنے کی فرصت ملی کچھ عرصہ کے بعد محب کرم جناب مولوی عید الرزاق صاحب کانپوری مصنف البرکۃ و نظام الممالک طوسی کے کتب خانہ میں جلاء القلوب کا ایک نسخہ دستیاب ہوا اور میں نے اسکو کافی خیال کر کے ترجمہ کیا، وہ عرصہ تک رکھا رہا اور طبع ہونے کی نوبت نہ آئی۔

اب پورے ۱۶ برس کے بعد ذی قعد ۱۳۴۱ھ میں اسکا خلاصہ کرتا ہوں، کیونکہ کتاب کے بعض حصے موجودہ تاریخی مذاق کے مطابق نہیں ہیں۔ ایسے قارئین کو ان سے دلچسپی نہیں ہو سکتی۔

البتہ سوانح کے متعلق جو بہت سی باتیں مولف سے چھوٹ گئی تھیں، انکو حاشیہ پر جگہ دی گئی ہے تاکہ اصل مقصد فوت نہ ہونے پائے۔

حضرت ابوالیوبؒ کی سوانح عمریاں عربی زبان میں کسی شخصوں نے لکھی ہیں، (۱) مناقب ابی یوب خالد بن زید انصاریؒ۔ یہ جامع ابوب کے ایک درس کی تصنیف ہے۔ اسکا ذکر کشف الظنون میں تو ہے شاید قسطنطنیہ میں موجود ہو۔

(۲) نفحات العبر الساری فی تخریج احادیث ابی ایوب انصاری: ضخیم کتاب ہے، مصنف کا نام شیخ نور الدین علی انصاری ہے۔ اس میں حضرت ابوالیوب کے حالات کے علاوہ انکی تمام حدیثیں بھی درج کی ہیں۔

(۳) جلاء القلوب و کشف الکروب بمنایب ابی ایوب: عبدالعزیز بن عثمان قاری طائفی کی تصنیف ہے اور ۹۷۲ھ میں بمقام قسطنطنیہ تصنیف ہوئی ہے۔
اول الذکر دو کتابوں کے لئے ہیں، بہت کوشش کی، لیکن پتہ نہ چلا
آخری کتاب دستیاب ہوئی۔ اور یہ اور ان اُسی کا خلاصہ ہیں۔

حضرت ابوالیوب رحمہ کو قسطنطنیہ میں سلطان ایوب کے نام سے شہرت حاصل ہے۔ اسلئے میں اس کتاب کا بھی نام تجویز کیا ہے، حکومت و سلطنت کا اثر دیکھو! سلاطین کرام و خواجین عظام کے ساتھ ساتھ قدسیاں ابراہیمی اسکے القاب سے مخاطب کئے جاتے ہیں۔

کتاب کی پڑھی۔ ماننے کے لئے خانہ ابوالیوب رضی اللہ عنہ کا نقشہ، اور جامع ایوب اور وزار ایوب رضی اللہ عنہ کے فوٹو شال کر دیئے ہیں، خانہ ابوالیوب رضی اللہ عنہ بے حسین حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرمایا تھا، ایسے کہ مسلمان ان متبرک یادگاروں کی زیارت سے مشرف ہو کر نور ایمان میں اضافہ کریں گے۔

محرم الحرام ۱۴۲۲ھ
محمد صدیق
فیصل خانہ کمنہ۔ کانپور

دیس جہاد دوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي تفرغ للناس في كل الوجود واقاض على اصحاب سبيل محمد قطرة من لذة الشهوة فقد اظمض بالافزار لو احدا مية ونور بصيرتهم بمشاهدة خبير بخلقته فحازوا من الفضل كل خطرة شرفية فلهذا لم يبلغ احدا مدادهم ولا نصيفه

الاجل ضد الی مجر ایک بڑی قسم ہے یعنی کہ یہ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت سے دار السلاطین قسطنطنیہ میں مشرت ہوا جس نے ان صحابی حبیل کے مناقب متعدد علماء سے دریافت کئے تھے لیکن کامیابی نہ ہوئی تھی آخر کتاب اسرار الرجال مثلاً اصحاب فی اسرار الصحابة اسد الغابۃ لمسیح فی رجال الصبح اسرار الرجال ابن ہندہ وغیرہ کے مطالعہ میں مصروف ہوا سیراوتاریخ کی کتابیں بھی دیکھیں تو نظر آیا کہ اگر تمام مناقب جمع کر دیتے جائیں تو ایک ضخیم جلد تیار ہو جائے شیخ علی نور الدین انصاری کی کتاب جس کا نام نفحات الجیر الساری فی تخریج احادیث ابی الیوب انصاری ہے دستیاب ہوئی وہ اس قدر کثیر الحجم اور طویل تھی کہ اس کو مناقب کہنا بھی مناسب نہیں۔

یہ دیکھ کر خیال پیدا ہوا کہ ایک ایسی مختصر کتاب تیار کی جائے جو بعض عظیم الشان

مناقب کی جامع، اور غزوات و فتوحات کی تفصیل پر حاوی ہو، احادیث کی سندیں حذف
 کر دی جائیں، تاکہ زیادہ اختصار پیدا ہو جائے، میں اگرچہ وطن سے دور تھا، اور مسافرت
 کی حالت تھی، تاہم یہ خدمت یہیں انجام دی، ایک مقدمہ ۳ فرامہ، اور خاتمہ پر کتاب
 کی تقسیم۔ اُس کا نام جلاء القلوب و کشف الکروب بنامق ابی ایوب
 رکھا ہے۔

عبدالحفیظ بنی عثمان
 القاری الطائفی

استانبول ۱۲۹۸ھ
 ۲۵ ارج ۲

فضائل صحابہ

خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَدَّمُونَ إِلَى اللَّهِ وَالْأَقْرَبُونَ

دوسری جگہ وارد فرماتا ہے :-

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ

وَأَمْوَالُهُمْ يُتَعَذَّرُ لَكُمْ فَمَا مَلَاحِظُوا مِنْكُمْ

رِضْوَانًا مِنْهُمْ وَمِنْهُمْ رِضْوَانًا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

مہاجرین اور انصار کے پہلے سبقت کرنے والے

ان فقراء مہاجرین کے لئے جو اپنے گھروں اور

جائیدادوں سے نکلے گئے۔ ڈھونڈتے ہیں اپنے

پروردگار کا فضل اور رضامندی اور خدا اور رسول

کی مدد کرتے ہیں۔ وہی لوگ سچے ہیں۔

وہی خدا ہے جس نے اپنی مدد اور ملاحضات کے

ذریعہ سے تمہاری تائید کی۔

انکے علاوہ اور بھی آئین ہیں جن سے آفتاب نصف النہار کی طرح انکے واقعات

روشن نظر آتے ہیں صحابہ کے متعلق احادیث بھی کثرت سے ہیں چنانچہ بخاری اور مسلم

میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میرے اصحاب کو برا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے

کوئی احد کے برابر سونا خرچ کرے تو انکے نصف

میرے بھی نہیں پہنچ سکتا۔

ابو بکر برقانی نے بخاری و مسلم کے شرائط پر یہ حدیث روایت کی ہے کہ

میرے اصحاب کو برا نہ کہو میرے اصحاب کو چھوڑ دو

کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص روزانہ کوہ احد

کوہ احد کے برابر سونا خرچ کرے تو انکے نصف

میرے بھی نہیں پہنچ سکتا۔

ابو بکر برقانی نے بخاری و مسلم کے شرائط پر یہ حدیث روایت کی ہے کہ

میرے اصحاب کو برا نہ کہو میرے اصحاب کو چھوڑ دو

کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص روزانہ کوہ احد

کوہ احد کے برابر سونا خرچ کرے تو انکے نصف

* محمد بن عبد الله

لانی خیریت ہے اس کو نقل کیا ہے۔

الاستیعاب

ساخته شده و در محل ارسالی کتب درج شده

مخلص فیہی نے عبیدہ بن جراحؓ سے معاہدہ کر کے شہر کو چھوڑ دیا۔

ان الله اخذنا في ذنوبنا واشتد فينا

مستقیم و در برابر دولت است و اینها را میگویند

فعلية لغوية. أفلك والملاذكة والمشاس

محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله

باب من النفس من غير مشقة

من میاں میں اعلیٰ درجہ کی

كان في يوم من الأيام

القيام به

بہ شخص میرے اصحاب میں سے کسی سزا میں ہوا

اور وہاں یہ لوگوں کے لئے نور اور اسیر ہو گا۔

قیامت کے دن

ہر نئی حدیث میں جہنم میں حب صحابہ کی تاکید کی گئی ہے۔ انکے لئے استغفار کی

تعلیم دی گئی ہے، اعلیٰ سطح پر اور اخلاقیات کے متعلق خیال بنانا کہ جس سے روکا گیا

ہفتہ پنجمی اور اسکھیں

عن عبد الله بن مسعود قال جاء

حل الرسول الله صلى الله عليه وسلم

قدمی فی محلہ اہل حق و عدل و یحقیق

الحمد لله الذي جعل

المؤمنين من إمام -

مختصر سنی تاریخ خوارزمی سے روایت ہے کہ ایک شخص

میں نے کہا کہ اس کو اس کے پاس لے جاؤ اور کہا کہ آپ کا بیٹا ہے

آدمی کی ہمت کیا خیال ہے جو ایک قوم کو محسوس

کہتے ہیں لیکن اُن سے مل نہیں سکتا، آ نے فرمایا۔

شیخ الاسلام محمد رفیع الدین

مخلص فہمی نے حضرت جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے چاہیہ میں جو خطبہ دیا انہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

احسنوا لی امحابی ثم الذین یلوہم ثم الذین یلوہم ثم الذین یلوہم

شرف النبوة میں حضرت انسؓ سے یہ حدیث منقول ہے:

من احسن القول فی امحابی فقد بوی من النفاق ومن اساء القول فی امحابی من مٹھا النفاق والسنن ومساواة النار وبئس المصير۔۔۔

اس بنا پر جو لوگ ان صحابہ کو جو حضرت علیؓ سے برسر پیکار رہے، برا کہتے ہیں،

عقلمی پر ہیں!

فضائل انصار

ابن ابی شیبہ، نسائی، اور احمد بن حنبل نے امیر مہاجرینؓ سے روایت نقل کی ہے

جس نے انصار کو محبوب رکھا، خدا اسکو محبوب رکھے گا، اور جس نے انصار سے بغض رکھا، خدا اس سے بغض رکھے گا۔

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب الانصار احبه الله ومن ابغض الانصار ابغضه الله

بخاری اور مسلم میں حضرت انسؓ سے مروی ہے:

ایمان کی علامت انصار کی محبت ہے اور منافق کی علامت انصار سے بغض ہے۔

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما المؤمن حب انصارہ وایة المنافق بغض انصارہ

ابن ابی شیبہ اور احمد نے جابر بن زبَادؓ سے روایت کی ہے:

جس نے انصار سے محبت کئی خدا قیامت کے دن
و یا موت کے بعد اسکو محبوب رکھے گا اور جو انصار
سے بغض رکھے گا خدا اُس سے بغض رکھے گا۔

من احب الانصار احبه الله حين يلقاه
ومن ابغض الانصار ابغضه الله
حين يلقاه

امام احمد نے حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے۔

خداوند انصار کی اولاد انصار کی ذریت انصار
کی معفرت فرما انصار میری گھڑی اور میرے
جسم میں ایتر امداد کے ہیں اگر لوگ ایک اور
اختیار کریں اور انصار سعدی راہ پر چلیں۔ تو
میں انصار کے راستہ پر چلوں گا۔

ان النبي صلعم قال اللهم فخر الانصار
ولا تباء الانصار ولذا روى الانصار
الانصار كوشى وعيتي ولوان الناس
اخذوا وشعبا واخذت الانصار
شعبا واخذت شعب الانصار

سنا بن ابی شیبہ میں قیس بن سعد بن عبادہ رضی سے مروی ہے۔

خداوند انصار پر انصار کی ذریت پر اور
انجی ذریت کی ذریت پر رحمت نازل فرما۔

عن النبي صلعم قال اللهم صل على الانصار
وعلى ذرية الانصار وذرية ذرية الانصار

اس میں حضرت ابوسعید خدری رضی کی یہ حدیث بھی ہے۔

اگر لوگ ایک داوی یا رہتہ پر چلیں تو میں تمہاری
داوی یا رہتہ پر چلوں گا۔ تم نیچے کا کپڑا ہوا اور
دوسرا لوگ اوپر کا کپڑا میں اور اگر ہجرت نہ ہوتی
تو میں انصار میں سے ہوتا اور پھر آپ نے دونوں تلے
اتنے اونچے اٹھائے کہ کعب کی سپید چٹائی معلوم ہوتی
تھی اسیہ فرمایا خداوند انصار کی اولاد انصار کی
اور اولاد کی اولاد کی معفرت فرما۔

لوسلك الناس داويا وشعبا السبلك
داويكم وشعبكم انتم شعراء الناس فتاد
ولولا انيخركم لكنت رحلا من الانصار
ثم رفع يديه حتى الى السماء يباض اطيبه
فقال اللهم فخر الانصار ولا تباء
الانصار ولا تباء ابنا
الانصار :-

بخاری سلم ابن ابی شیبہ انسائی ابن ماجہ میں حضرت برابر بن عازبؓ سے

منقول ہے؛

قال رسول الله صلعم في الانصار
لا يحبهم الا مؤمن ولا يبغضهم الا
منافي ومن احببهم احبه
الله ومن ابغضهم ابغضه
الله

انصار کے متعلق رسول اللہ صلعم نے فرمایا انکو صرف
مومن محبوب کہتے ہیں اور ان کا دشمن صرف منافق
ہر سکتا ہے جسے انکو دوست رکھا خدا اسکو
دوست رکھے گا اور جسے ان سے بغض رکھا خدا
اُن سے بغض رکھے گا۔

ترمذی اور ابن ابی شیبہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے؛

الا ان عیثی التے آوی الیہا اهل
بیتی وان کوشی الانصار فاعفوا
عن مسیئہم واقبلوا من حسنہم

اے میری دو گھری جہیں میں پناہ لیتا ہوں میرے
گھر والے ہیں اور میرا سوا انصار میں انکے مجرم
سے درگزر کرو اور احسن سے قبول کرو۔

ابن جریر ابن حاتم اور ابن ردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ انصار نے فخر یہ کیا ہم نے یہ کیا یہ کیا اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہم کو تم پر فضیلت
حاصل ہے۔ آنحضرت صلعم کو اطلاع ہوئی تو آپ انصار کے مجمع میں تشریف لے گئے۔
اور فرمایا اے گروہ انصار کیا تم ذلیل نہ تھے خدا نے تم کو بلند کیا؟ ان لوگوں نے
عرض کیا۔ بے شک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم مجھ کو جواب کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے
کہا ہم کیا کہیں؟ فرمایا تم یہ کہو کہ تم کو تمہاری قوم نے نکال دیا تھا ہم نے پناہ دی۔ اُن
لوگوں نے تمہاری کنذیب کی تھی ہم نے تصدیق کی اُن لوگوں نے تم کو چھوڑ دیا تھا ہم
نے مدد کی آپ فریستہ جلتے تھے اور انصار کہتے جاتے تھے ہمارا مال اور جا یاد خدا
اور رسول کے لئے ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی قل لا اسئلكم علیہ اجرًا الا

المودۃ فی القرابی

بخاری نے حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ کے قبیلہ بنو نجار کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے کہ آنحضرتؐ نے عورتوں اور لڑکیوں کو کسی تقریب آتے ہوئے دیکھا تو کھڑ ہو گئے اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اَنْهَمْ مِنْ اَحْبَابِ النَّاسِ اِلٰی | خداوندایہ لوگ مجھ کو تمام لوگوں کے برابر محبوب ہیں
چوبیس آیتیں ۳ بار ارشاد فرمایا

ابن ماجہ میں حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ جب آنحضرتؐ کی اونٹنی بنو سجار کے محلہ
میں بیٹھی تو لڑکیاں دف سجا بجا کر یہ شعر گانے لگیں :

مَنْ جَوَادٍ مِنْ بَنِي الْاِخْجَادِ | ہم بنو سجار کی لڑکیاں ہیں

يَا جُنْدَ اِمْحَمَدٍ مِنْ جَادٍ | محمد کیسا اچھا ہماری ہے

پہنے فرمایا تم مجھ کو محبت رکھتی ہو، بولیں "ہاں" فرمایا "خدا کی قسم! میں بھی تم کو محبوب
رکھتا ہوں"

شرف النبوة میں یہ حدیث منقول ہے۔

خیر و سرا لا تضاد بنو المخادر | انصار کے بہترین گھر بنو سجار کے ہیں

فضیلة اولی

(۱) نام و نسب

سلسلہ نسب یہ ہے: خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عرفہ بن ابی سفیان بن خزیعہ بن عمرو بن خزیعہ
بن غنم بن مالک بن نجار بن عدی بن عمرو بن مالک بن تیم الدبن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج (براہ اوں)
ابو طیفقات بن سعید بن حضرت ابوالیوبہؓ کا نسب نامہ اس طرح منقول ہے: خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عمرو بن
بن غنم بن مالک بن النجار ص ۴۹ ج ۲ ق ۱۲ تیم الدبن ثعلبہ بن عمرو بن خزیعہ ص ۴۸ ج ۱۱ ابن عساکر بن عمرو
بن قیس بن عامر الدسادی بن عائذ الخطری بن عمرو القیس بن ثعلبہ بن یزید بن ابی الدرداء بن الخویث بن بنت بن
مالک بن زید بن کلمان بن سہیل بن عبد شمس بن شعیب بن عمرو بن عبد المطلب بن قحطان ص ۱

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ جب تبع مدینہ سے گذرا، اسکے ساتھ ۴۰ عالم بنو اسرائیل کے تھے ان لوگوں نے عہد کیا کہ مدینہ سے نہ جائیں گے؛ تبع نے سب دریافت کیا، انہوں نے کہا ہمارے کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ مدینہ عرب کے ایک پیغمبر کا جن کا نام محمد (صلعم) ہو گا؛ ہجرت گاہ ہے، اسلئے ہم یہاں اس خیال سے رہنا چاہتے ہیں کہ شاید ان پر ایمان لانے کی توفیق ہو، تبع نے ان میں سے شخص کے لئے مکانات بنوائے، شاویاں کر دیں، اوبال و زعطا کیا، اور ایک نامہ لکھا جس میں اپنے مسلمان ہونے کا ذکر کیا تھا۔ آپس میں شعا بھی تھے؛

میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد
پردہ کا رسالم کے رسول ہیں
اگر میری عمر نے وفا کی، اذان کا زمانہ پایا
توان کا وزیر اور ابن عسہ ہوں گا۔

شکھدت علی احمد اذله
رسول الله باسمرے النسم
فلو مڈ عمرے الے عمرہ
الکنت وشری الله وابن عسہ

تبع نے یہ نامہ ان علماء کے سردار کو دیا، اور کہا کہ اگر تم ان پیغمبر کا زمانہ پایا تو خود درتہ ہماری اولاد میں جو شخص ان کا معاصر ہو اس نامہ کو ان تک پہنچا دے۔ ابوالیوب رضی اسی سردار کی اولاد میں تھے، اور انصار کا سلسلہ نسب بقیہ علماء سے ملتا تھا کہتے ہیں کہ یہ نامہ ابوالیوب کے پاس تھا، جب آنحضرت صلعم ان کے مکان میں مقیم ہوئے تو انہوں نے خدمت اقدس میں پیش کیا،

سید یہودی نے وفار الوفا تاریخ دار المصطفیٰ میں لکھا ہے؛

یہ نہایت غریب روایت ہے۔ انصار کے مشفق مشہور یہ ہے کہ وہ عرب کی اولاد ہیں ان کے نسب میں کوئی بنو اسرائیل نہیں۔

غریب غریب والمعروف فی امر الاخصار
انضم من اکلا العرب لیس فی
نسبهم احد من بنی
اسرائیل۔

صحیح اور مشہور قول یہی ہے اور ابن اسحاق کی روایت یہودی کی منکھڑت

میں شرکت کی اور قسطنطنیہ میں شہید ہوئے۔

شمس المائتہ کرامانی نے دراری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے: ابوالیوبؓ خالد بن زید بن کلیب خزرجی انصاری صحابی حبشہ نے عقبہؓ بدر اور تمام مشاہد کا نظارہ کیا، اور حبیبؓ آنحضرتؐ صلعم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ان کے مکان میں مقیم ہوئے اور حبیب تک آپ کے حجرے اور بیعت غیر نہیں ہوئی، انہی کے ہاں ہے، وہ ان صحابہ میں ہیں جن کی کنیت نام پر غالب آگئی ہے۔

ابو عبد اللہ محمدؐ وہابی کی تہذیب الکمال فی اسرار الرجال میں ہے خالد ابوالیوبؓ انصاری نے بدر اور عقبہ کو مشاہدہ کیا، اور حبیبؓ آنحضرتؐ مدینہ تشریف لائے تو ایک ماہ تک ان کے مکان میں اقامت نہ پائی، بعض لوگوں نے اسات نام کہا ہے۔ وہ نجیہ صحابہ اور اہل بیتؑ میں تھے۔ ابن حجر نے اصحاب میں نقل کیا ہے۔ ابوالیوبؓ خالد بن زید انصاری نے عقبہؓ بدر اور احدؓ خندقؓ اور تمام مشاہدہ کو دیکھا، اور آنحضرتؐ صلعم ہجرت کے بعد بنو عمرو بن عوف کے محلہ سے نکلا ان کے مکان میں مقیم ہوئے اور حبیبؓ بنو عمرو اور ککات جنگی اس وقت اپنے مکان میں منتقل ہوئے آنحضرتؐ صلعم نے ان میں اور مصعبؓ بن عمیرؓ میں مواخاۃ کی، اور ابوالیوبؓ انصاری رضی اللہ عنہ

لے محمد بن عمروؓ (حدیث) کے نزدیک قبیلہ خزرج میں سے جن لوگوں نے بدر میں شرکت کی تھی انکی تعداد ۷۵۰ ہے: اور ابن حنبلؓ نے ۷۵۰ کی تصریح کی ہے، طبقات ص ۱۳۲، ان میں بنو نجار میں سے ابوالیوبؓؒ بھی تھے، جنہوں نے بدر اور احدؓ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شرکت کی (طبقات ص ۴۹) ۱۵ یہ محمد ابن حنبلؓ اور محمد بن عمرؓ کی روایت ہے، طبقات ص ۴۹، بعض روایتوں میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ابتداً حضرت بلالؓ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالیوبؓ رضی اللہ عنہ میں مواخاۃ کرنا چاہی تھی، لیکن پھر مصعبؓ رضی اللہ عنہ اور ابوالیوبؓ رضی اللہ عنہ نے ابتداً حضرت بلالؓ رضی اللہ عنہ اور ابوالیوبؓ رضی اللہ عنہ میں مواخاۃ قلم کی، محدثوں کے درمیان مواخاۃ کا تذکرہ اسی روایت میں دیکھا ہے اور روایتوں میں اس کا ذکر نہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لڑائیوں میں شریک تھے، بشیہ نے حکم سے دریافت کیا کیا ابو یوسف صفین میں شریک تھے؟ بولے نہیں لیکن نہروان میں شریک تھے، بعض کا خیال ہے کہ وہ صفین میں بھی حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ انہوں نے حمل اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ شرکت کی تھی، اور جنگ نہروان میں وہ مقدمہ کے افسر تھے ابن سیرین سے روایت ہے کہ ابو یوسفؒ نے آنحضرت کے ساتھ بدر میں شرکت کی، پھر کسی غزوہ میں حاضر نہیں ہے، اور جب امیر معاویہؓ رہنے پر مجبور ہوئے قسطنطنیہ میں شکر کا امیر بنایا تو حضرت ابو یوسفؒ نے فرمایا: میرا حج ہے اگر مجھ پر ایک لوجوان امیر بنایا گیا ہے، قرۃ بن خالد نے یزید مدنی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو یوسفؒ کہتے تھے: خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں منسہ ایہ ہے۔ انفسہم اخفاء و اذقنا کلاً (پکے ہو یا بھاری جہاد کے لئے نکلو) اور میں یا کابھول گا یا بھاری تھے (مطلب یہ ہے کہ جہاد ہر حال میں فرض ہے)

سریۃ ثانیہ

راہ خصوصیات

وہ خصوصیت تنظیمی، اور وہ منصب رفیع جو خداوند تعالیٰ نے ان کو خاص طور پر عطا فرمایا،

۱۔ طبقات میں یہ روایت ہے: تیز الفاظ مروی ہے، اس میں یوں ہے کہ شعبہ کے حکم سے پوچھا کہ حضرت علیؓ کی لڑائیوں میں سے ابو یوسفؒ نے کن کن میں شرکت کی؟ بولے حروار میں، (ص ۴۹)

۲۔ اہل حمایت یوں ہے کہ ابو یوسفؒ نے بدر میں شرکت کی، پھر سلمانوں کے ایک غزوہ میں پیچھے رہ جائے تو دوسرے میں شریک ہوتے تھے، اگر کیا سال جب شکر کا امیر ایک ذوالحجہ بنایا گیا تو اس سال غزوہ میں شریک نہیں ہوئے جس کا بعد میں ان کو نہایت نفوس ہوا چنانچہ فرماتے تھے: ماعلیٰ بن اسحاق علیؓ (ابو نفقہ ۳ بار منقول ہے)،

چھو کہ اس میں بحث نہیں کہ مجھ پر کون عامل بنایا گیا ہے۔ (طبقات ص ۴۹)

۳۔ یہ روایت طبقات میں اسماعیل بن ابراہیم اسی عن ابی بن محمد سے مروی ہے، (ص ۵۰)

یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کاشانہ میں رونق افروز ہوئے۔

آنحضرتؐ نے انصار سے لیلۃ العقبہ میں ہجرت کا وعدہ فرمایا تھا جب کفار قریش نے مسلمانوں کو اذیت دینا شروع کی۔ تو آپؐ نے فرمایا میں نے تمہارا دارالہجرۃ دو سنگستانوں کے درمیان دیکھا ہے جہیں کھجور کے درخت ہیں غرض صحابہؓ نے ہجرت شروع کی اور آپؐ مکہ میں مقیم رہے جب آپؐ کی اجازت ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہمراہ خفیہ مکہ سے روانہ ہوئے، حضرت ابو ایوبؓ، اوسلطانان مدینہؓ کو آپؐ کے مکہ چھوڑنے کی اطلاع پہلے سے پہنچی تھی، یہ لوگ ٹرک کے اٹھ کر ہر روز حرہ کی طرف نکل جاتے۔ اور آپؐ کا انتظار کرتے، جب دھوپ تیز ہو جاتی تو واپس آتے تھے۔ ایک روز انتظار کر کے لوٹ رہے تھے کہ ایک یہودی نے جو کسی ضرورت سے اپنی گڑہی کی چھت پر چڑھا تھا، آنحضرتؐ کو آتے دیکھ لیا اور ان لوگوں کو آواز دی، اے گرد و عرب! تم جہاں انتظار کرتے تھے وہ آگیا اس آواز کا کالوں میں بڑا ناخفا کہ لوگ ہتھیار سج سج کر گھروں سے نکلے، اور دو ڈاکر حرہ کے قریب رسول اللہؐ سے جا ملے، آپؐ اپنے طرف ٹرک بنو عمرو بن عوفؓ میں قیام پذیر ہوئے یہ دو شبہ کا دن اور بیع الاول کا مہینہ تھا۔

آنحضرتؐ خاموش بیٹھ گئے، جن لوگوں نے رسول اللہؐ کو پہلے نہیں دیکھا تھا۔ وہ حضرت ابو بکرؓ کو آپؐ کے دھوکے سے سلام کرتے، جب آپؐ پر دھوپ بڑی تو حضرت ابو بکرؓ چادرتان کر کھڑے ہو گئے، اسوقت تمام لوگوں نے آنحضرتؐ کو پہچانا، اور سخت و سلام میں مصروف ہوئے۔

آپؐ بنو عمرو بن عوفؓ میں چند روز مقیم رہے۔ اور وہاں ایک مسجد تعمیر فرمائی، جسکی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی آپؐ نے اور صحابہؓ نے اس میں نماز ادا نہ لائی، موسیٰ بن عقبہؓ نے جمع بن وید بن جاریس سے روایت کی ہے کہ آپؐ بنو عمرو بن عوفؓ میں ۲۲ روز مقیم رہے۔ اسکے بعد بنو نجار کے پاس کہلا بھیجا۔ جو آپؐ کے دادا عبدالمطلب کے نہالی

رشتہ دار تھے۔ وہ لوگ ہتھیار سج سج کر آئے اور کہا اے ارحم الراحمین مطہرین مطاعین
آپ دونوں صاحب سوار ہوں امن میں ہیں گے، اطمینان سیر ہو گا: اطاعت کیجا نیگی۔
آپ سحر ہوئے ساتھ ساتھ ہمارے جبرین اور انصار کا جمع تھا، جو مسانت و فارقا سپیکر محکم تھا،
سالم بن عوف کے محلہ میں پونچے، تو جمعہ کی نماز کا وقت آگیا سواری سے اتر کر
بطن و انوار کی مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ یہ پہلا جمعہ تھا جو مدینہ میں پڑھا گیا۔

نماز پڑھ کر پھر روانہ ہوئے راستہ میں عباس بن عبادہ رضی اور عثمان بن مالک رضی
سرواران نبی سالم آئے اور عرض کی ہمارے ہاں قیام فرمائیے مال و دولت ہے، قوت ہے
کثرت تعداد ہے۔ آپ نے فرمایا: نا تو کو چھوڑ دو، وہ مامور ہے۔ وہاں سے بنو بیاضہ کے محلہ
میں پہونچے تو زیاد بن لبیدہ، قرظہ بن عمرو رضی وغیرہ سامنے آئے۔ اور قیام فرمانے کے
خواستگار ہوئے، آپ نے پھر وہی جملہ ارشاد فرمایا۔

بنو ساعدہ، بنو حارث بن خزیمہ اور بنو عدی بن النجار (عبد المطلب کا ناہنہال)
کے محلوں سے گزرتے ہوئے حضرت ابوالیوب انصاری رضی کے مکان پر تشریف لائے
جو مسجد نبوی کے قریب واقع تھا۔ اونٹنی وہیں بیٹھ گئی، اور آپ اتر پڑے، حضرت ابوالیوب
نے کہا وہ اتار کر اپنے مکان میں بھیج دیا۔ اور آپ کو اندر لے گئے، آپ نے مسجد اور بیویوں
کے حجرے بننے تک ان کے مکان میں قیام فرمایا۔

ایک روایت میں حضرت انس رضی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: نا تو کو چھوڑ دو، وہ
مامور ہے چنانچہ وہ باب ابی ایوب رضی پر بیٹھ گئی۔

بعض کے نزدیک ہے کہ نا تو پہلے بیٹھی تو چند آدمی آئے اور کہا یا رسول اللہ یہ مکان
ہے۔ آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو، وہ اونٹنی اور دوبارہ اس جگہ بیٹھی۔ جہاں اس وقت مسجد نبوی
کا منبر ہے، آنحضرتؐ اتر آئے اور ابوالیوب رضی نے آکر کہا یہ مکان سب سے قریب ہے
آپ اجازت دیں تو کجا وہ آثاروں، انہوں نے کہا وہ اتار اور نا تو کو گھر میں لے گئے۔

واقعی کا قول ہے کہ ناقہ کو اس حدین پر راہ رہنے کے۔

حدادی نے عیون میں لکھا ہے کہ جب آپ نے ہجرت کی تو مدینہ کے روسا چاہتے تھے کہ آپ ان کے مکانات میں قیام فرمائیں اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ تنگ دست آدمی تھے، خدا نے انکی تواضع اور پستی پر نظر کیا اور انکو تمام اہل مدینہ پر فوقیت دی۔ جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو روسا نے انکا ناقہ کی جہاں پکڑی اور ہر شخص خواستگار ہوا کہ آپ اس کے اہل قیام فرمائیں آپ نے فرمایا جہاں چھڑو، وہ مامور ہے، ناقہ آگے بڑھی چلی جاتی تھی اور لوگ پیچھے پیچھے تھے، جب اب ابی ایوب پر پہنچے تو بیٹھ گئی، لوگوں نے ہر چند اٹھا نا چاہا لیکن نہیں اٹھی۔ آپ اتر پڑے۔ اور ابو ایوب کے مکان میں بیچے کے حصّہ میں اقامت فرمائی جب صبح ہوئی تو آپ نے پوچھا اے ابو ایوب! کیا حال ہے؟ عرض کی اُس بندہ کا کیا حال پوچھتے ہیں جسکے بیٹے رسول اللہ ہیں اور اوپر چنلے۔

صبح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ابو ایوب کے مکان میں بیچے کے حصّہ میں ٹھہرے اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ اوپر تھے۔ ایک مرتبہ وہ رات کو بیدار ہوئے تو کہا کہ ہم رسول اللہ کے اوپر

سے یہ خیال صحیح نہیں، اہل مدینہ کا متول مال و دولت سے وابستہ نہ تھا۔ بلکہ خنستان اور زمین پر انکی امارت موقوف تھی، اور یہ معلوم ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے پاس خنستان تھے، انکے علاوہ جیسا کہ مسلم میں مذکور ہے انکا مکان دو منزلہ تھا، معمولی حالت کے لوگ دو منزلہ مکانات میں نہیں رہتے، آنحضرت ص کو، ہوا کا اپنے اہل ہوان گھناؤندہ میں بھی ہرایا اور تحائف بھیجتے رہنا بجائے خود حدادی کے خیال کی تردید کے لئے کافی ہے۔

اس سلسلہ میں اسکا شفی نے جو یہ لکھا ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا پیشہ نساجی (جامہ بازی) تھا، یہ بالکل غلط ہے، اسکا مستلک کوئی مستند روایت نہیں پیش کیا جاسکتی، اگر محض اس کے لئے ضعیف روایتیں نقل کروینا اور بات ہے اور مستند ماخذوں کو مد نظر قرار دینا ادب بات!

چلتے ہیں! ادب کی وجہ سے ایک گوشہ میں ٹھیکر آنکھوں میں است کا ٹی صبح کو آنحضرت سے عرض کیا کہ میں اوپر نہیں رہنا چاہتا، آپ نے ارشاد فرمایا میرے لئے نیچے کا حصہ زیادہ مناسب ہے (زائرین کی آسانی اسی میں تھی) لیکن ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا کہ جس چھت کے نیچے آپ ہوں، میں پر نہیں ہوں گا۔ آپ اوپر چلے گئے، اور ابوالیوب نیچے اتر آئے ابن حجر نے ابوالیوب کے نیچے اترنے کا ایک اور سبب بیان کیا ہے: خود ابوالیوب کہتے ہیں کہ آنحضرت ہمارے مکان میں نیچے کے حصہ میں مقیم تھے، اور میں اوپر تھا۔ اتفاق سے چھت پر پانی کا برتن ٹوٹ گیا، اس خوف سے کہ پانی نیچے نہ جاے میں نے اور ام ابیوب سے اس پر ڈھنسنے کی چادر ڈال دی اور وہ جذب ہو کر رہ گیا، اس چادر کے سوا اور کوئی چادر ہمارے پاس نہ تھی میں ڈرتے ڈرتے آنحضرت کے پاس گیا اور عرض کیا کہ آپ کا نیچے رہنا مناسب نہیں، آپ اوپر قیام نہ لائیں آپ نے درخواست قبول فرمائی اور سامان جو بہت کم تھا، اوپر پہنچا دیا گیا۔

آنحضرت نے خانہ ابوالیوب رضی اللہ عنہ میں کتنے عرصہ تک قیام فرمایا؟ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے، عیون الاثر میں ابن سید الناس نے لکھا ہے کہ سات ماہ تک آپ مقیم رہے شمس الدین کرمانی نے شرح بخاری میں ایک ماہ سیاد بتائی ہے، مسنادی نے شرح الفیہ عراقی میں تصریح کی ہے کہ آپ بیع الاول سے آیندہ صفر تک (ایک سال) قیام پذیر رہے، اور مسجد و مکانات کی تعمیر اس عرصہ میں جاری رہی، شیخ طہ جبرینی نے اسماء اہل بدر کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ مکان جس میں رسول اللہ ص

لہ۔ خانہ ابوالیوب، یہ مبارک مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، ماہ تک سکون رہا ہے (ابن سعد) کہتے ہیں کہ مسلمانان جمع مسجد البرک تھا جسے اسلام لاکر ایک خط لکھا تھا یہ خط اوپر درج ہو چکا ہے، یہ دونوں چیزیں ابوالیوب انصار کے قبضہ میں تھیں خط کو انہوں نے ابولیس کے ذریعہ سے آنحضرت کی خدمت میں بھجوا دیا تھا (بقیہ ماضیہ صفحہ ۲۲ پر)

نے قیام فرمایا تھا۔ وہی مکان جو کتبہ کے گزرتے وقت تعمیر کیا تھا، شیخ بوصف
نے علماء کا بھی ذکر کیا ہے، لیکن یہ نہیں لکھا کہ وہ بنو اسرائیل سے تھے، ممکن ہے
کہ قحطانی علماء ہوں، غرض یہ مکان سلاطین و لوگوں کی ملکیت میں رہ کر حضرت ابوالیوبؒ
کے قبضہ میں آیا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ بہت بڑی خدا کی بخشش ہے جس نے حضرت ابوالیوبؒ کی نعمت
کا پائیدار بن کر دیا ہے، چونکہ رسول اللہؐ کو ان سے خاص تعلقات تھے، اور آپؐ ان کو محبوب

(بقیہ ماضیہ صفحہ ۲۱)

اس کو نہ قحطانی اور شیخ طہ جبرینی نے مفصل لکھ دیا ہے۔

مکان مذکور اباعن جد ابوالیوبؒ کے خاندان میں چلا آتا تھا، جب ابوالیوبؒ نے شام میں
سکونت اختیار کی تو قحطانی ابی ابیوبؒ و اسیر قاضی ہوئے خالد کے بعد فتح غلام ابی ابیوبؒ کے پاس تھا، جب
سہمہ ہوا تو مغیرہ ابن عبد الرحمن بن حارث نے حاضر معاوضہ دیکر فتح سے خرید کیا، اور مدینہ کے بعض محتاج
خاندانوں پر صدقہ کر دیا، اعرصہ کے بعد پھر فروخت کیا گیا، اور سکو الملک الطغر شہاب الدین الیوبی نے خرید کر
مذاہب راجہ کا مدرسہ قرار دیا اور شاہ اسماعیل نام رکھا، اسے مدرسہ پرستندہ وقف کے چنانچہ ممد بنید میں یسکی کا
نختان وغیرہ اور دمشق میں کچھ جاہلاداد پر وقف تھے، اسے کتب خانہ کوئی نہایت نفیس کتابیں عطا کی تھیں
جو عزیزین متفرق ہو کر بادیہ گئیں، سید سہمہودی نے خلاصۃ الفاروق اسکی پوری تشریح کی ہے۔

موجودہ زمانہ میں جس مکان میں شیخ الحرمؒ رہتے ہیں، اسے قریب ابوالیوبؒ کا مکان ہے۔ مدینہ کے
شرقی حصہ میں جو محلہ آباد ہے حارۃ الاغوات کہلاتا ہے اسی میں مسجد نبوی اور مزار مبارک واقع ہے، مزار
سے جانب شرق ایک ٹرک ہے اس کے دو سر سطرت ابوالیوبؒ کا مکان واقع ہے، جس کا دروازہ لب ٹرک ہے۔
مکان شمال کی جانب بہت جنوب کے دیاورہ کوں ہے، اسے سیطون حضرت عثمانؓ کا مکان ہے جسے عموماً
شیخ الحرم قیام پذیر رہتے ہیں، اس کو خانہ ابوالیوبؒ سے ایک گلی علیحدہ کرتی ہے، دیکھو الرحلۃ، مکانا نہیں
مصنف محمد سلیم بک تبونی۔ ص ۲۴۳

رکھتے تھے: اسلئے مسلمان پر انکی محبت واجب ہے، اسی بنا پر تمام صحابہ اور اہل بیت
انکی عظمت کرتے تھے: ابن حجر نے اصحاب میں لکھا ہے کہ حضرت ابوالیوب رضی اللہ
بن عباس رضی کے پیس بصرہ آئے، اس زمانہ میں ابن عباس رضی بصرہ کے امیر تھے، انہوں
نے حضرت ابوالیوب رضی سے کہا کہ میں آپکے لئے اپنے گھر کا تمام سامان نکالوں گا، حطیح
آپنے رسول اللہ صلیم کے لئے اپنا سامان نکالا تھا، پیکر گھر کا تمام ساز و سامان ۲۰ ہزار
نقدہ اور پچاس غلام دیئے۔

حضرت علی رضی جب عراق روانہ ہوئے، تو تمام صحابہ میں سے انہوں نے مدینہ کی
امارت کے لئے حضرت ابوالیوب رضی کو منتخب کیا، اور وہ خوارج کی جنگ تک مدینہ
کے امیر رہے۔

۲۱ اخلاق و مناقب

حضرت ابوالیوب رضی کے فضائل کا ایک جلی عنوان ابتداء سنت ہے صحیح مسلم میں
ہے کہ جب رسول اللہ صلیم انکے مکان میں مقیم تھے، وہ آپ کے لئے دو وقتہ کھانا
بیچتے، جب آپس آتا تو یہ دیکھتے کہ آپ کی انگلیوں کا نشان کہاں ہے جہاں نشان
پڑا ہوتا، وہیں تبر کا خود بھی انگلیاں ڈالتے، ایک دن کھانے میں لہسن پڑا تھا، آپکے
سامنے گیا تو نوش نہیں فرمایا، حضرت ابوالیوب رضی گھبر کر خدمت اقدس میں گواہ ہو چکے تھے
حرام ہے ارشاد ہوا، میں ایک رعایت میں جو غرضتہ کی وجہ سے مکرر کھتا ہوں، حضرت
ابوالیوب رضی نے کہا جس چیز کو آپ مکروہ سمجھتے ہیں، میں بھی مکروہ سمجھتا ہوں!

حب رسول پر واقعہ ذیل شہر ہے، طبرانی اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی
سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی دو پہر کو مسجد نبوی میں آئے، حضرت عمر رضی نے سنا
تو وہ بھی پہنچے، اور پوچھا اس وقت کیسے آئے، حضرت ابوبکر رضی نے جواب دیا۔

بھوک کی تکلیف ہے، حضرت عمرؓ نے کہا: خدا کی قسم میں بھی اسی لئے نکلا ہوں؛
 کچھ دیر میں حضور سرور کائنات ص کا شانہ برآمد ہوئے۔ آپ کو بھی تکلیف تھی، تینوں
 بزرگ اٹھ کر ابو ایوب انصاریؓ کے دروازہ پر پہنچے، ابو ایوبؓ کی عادت تھی کہ
 رسول اللہ صلم کے لئے کھانا یا دودھ جو کچھ ہوتا رکھ چھوڑتے تھے۔ اُس روز آپ کو دیر
 ہو گئی تھی، پہلے انہوں نے بال بچوں کو کھلادیا تھا، اور خود نخلستان میں چلے
 گئے تھے؛ یہ بزرگ دروازہ پر پہنچے تو ابو ایوبؓ کی بیوی آئیں اور کہا: حبا! آ
 حضرت ص نے دریافت کیا ابو ایوبؓ کہاں ہیں؟ انہوں نے سنا تو دوڑے
 آئے اور کہا: حبا! آج آپ کو دیر ہو گئی، ارشاد ہوا: اے تم نے سچ کہا ابو ایوبؓ
 باغ میں گئے اور ایک خوشہ جس میں ہر قسم کے چھوٹے سے تھے لاکر سامنے رکھ دیا، اسکے
 بعد کبری کا بچہ ذبح کیا اور خود پکایا، اپنی بیوی سے کہا: تم روٹی پکاؤ۔ کیونکہ تم زیادہ
 مہر ہو، کھانا تیار ہوا تو آنحضرت ص کے سامنے رکھا گیا، گوشت نصف بھنا ہوا اور
 نصف پکا ہوا تھا، آپ نے روٹی پر کچھ بھٹوڑا سا گوشت رکھ کر ابو ایوبؓ کو دیا کہ
 فاطمہؓ کو دے آئیں اور سنایا، انہوں نے بہت دنوں سے گوشت نہیں کھایا
 ہے، ابو ایوبؓ نے یہ خدمت انجام دی، جب سب صاحبان کھاپی کر سیر ہو چکے؛
 آنحضرت ص نے فرمایا: روٹی ہے، گوشت ہے، مختلف قسم کے چھوٹے ہیں اور
 آپ کی آنکھیں ڈبڈبائیں، اس ذات کی قسم جبکہ قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ وہ نعمت
 ہے جسکے متعلق قیامت میں سوال ہوگا، یہ جملے صحابہ کو شاق گذرے، آپ نے فرمایا
 کہ کھانے سے بسم اللہ اور فارغ ہو کر الحمد للہ الذی ہوا شبعنا والہم علینا وفضل کہ
 لیا کہ تو یہ کافی ہوگا، چلتے وقت ابو ایوبؓ سے فرمایا: کل یہ سب پس آنا۔ اور آپ کی یہ
 عادت تھی کہ جو کوئی آپ کے ساتھ سلوک کرتا آپ اسکی مکافاتہ فرماتے ابو ایوبؓ
 نے آپ کے الفاظ نہیں سنے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ کو رسول اللہ ص کل ملے ہے میں

دوسرے روز ابوالبوبؓ باگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے اپنی کنیز لائے حوالہ کی اور فرمایا
 اِس سے اچھا سلوک کرنا، ہم نے اُسکے ساتھ برابر عمدہ سلوک کیا ہے، ابوالبوبؓ اسکو گھر
 لائے اور کہا کہ رسول اللہؐ کی وصیت پر عمل کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ اسکو آزاد کر دیا
 جائے اور فوراً آزاد کر دیا۔

طبرانی نے کبیر میں حضرت ابوالبوبؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہؐ صلعم
 اور ابو بکرؓ کے لئے کھانا پکایا جو اتنی دونوں کے لئے کافی ہو سکتا تھا، میں اسکو لیکر آیا
 تو رسول اللہؐ نے فرمایا: جاؤ اور ۳۰ انصاریوں کو بلا لاؤ۔ مجھ پر یہ بات گراں گزری اور جی میں کہا
 میرے پاس تو اور کچھ نہیں، کیا حشر ہوگا؟ میں نے ٹالنا چاہا، لیکن جب آپؐ نے دوبارہ
 وہی فقرہ ارشاد فرمایا تو جا کر ۳۰ انصاریوں کو بلا لایا۔ وہ لوگ آئے کھانا کھایا، آپؐ کی
 رسالت کی گواہی دی، اور رجعت کر کے واپس ہو گئے۔ اُسکے بعد ۹۰ انصاریوں کو بلانے
 کا حکم ہوا، اب میں بلانے میں زیادہ فیاض ہو گیا تھا، وہ لوگ بھی اقرار رسالت اور نبیت
 کے بعد واپس ہوئے؛ پھر ۹۰ انصار کو طلب فرمایا، اور وہ بھی اس طرح ہوئے۔ پھر
 غرض میرے اُس کھانے کو ۸۰ انصاریوں نے کھایا۔

امثال امر یعنی احکام نبوی کی پیروی میں بھی ان کو خاص درجہ حاصل تھا، اہل
 گد چپکے کہ جب رسول اللہؐ نے انکو کنیز عطا کر کے حسن سلوک کا حکم فرمایا، تو انہوں نے
 اسکی بہترین صورت یہ تیرہ روئی کہ اسکو آزاد کر دیا۔
 رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا۔

اللھم وال من والک ولاکلا وعدا من عاداک۔ خداوند احوالِ اعلیٰ کو دوست
 رکھے تو اسکو دوست رکھ، اور جو اُن کے لئے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ۔ حضرت
 ابوالبوبؓ نے اس حدیث کی وجہ سے حضرت علیؓ کا ساتھ نہیں چھوڑا، اور جنگ خراج
 میں انکے ساتھ شرکت کی، حضرت علیؓ نے اس جنگ میں ان کو سواروں کا سپہ سالار

بنایا اور جب خواجہ نے شکست کھائی تو امان کا علم سپرد کیا۔ حضرت ابو ایوب رضی نے
امیر خواجہ زید بن حصین الطائی کو تہ تیغ کیا۔

امیر المعروف اور نہج عن المنکر پر اوقات ذیل شاہد ہیں مروان بن حکم نے جو مدینہ
منورہ کا والی تھا جب نماز کے اوقات میں تہبیلی کی اور نماز دیر کر کے پڑھنا شروع کی۔ تو
حضرت ابو ایوب رضی نے منہ مایا اگر تم نماز کی تعلیم و تائید میں رسول اللہ صلی کی مخالفت
کو دیکھتے تو ہم تمہاری مخالفت کریں گے اور اگر رسول اللہ صلی کی موافقت پیش نظر رکھو گے
تو ہم بھی تمہارے موافق رہیں گے۔

سالم بن عبد اللہ انصاری نے انکو دلمیر میں مدعو کیا مکان پر تشریف لے گئے۔ تو
دیکھا کہ پردوں سے آہستہ ہر سالم کو سخت ملامت کی مکان کے اندر داخل نہیں ہو
اور واپس چلا گئے۔

حضرت ابو ایوب رضی ہمیشہ جہاد کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی کے زمانہ میں غزوہ بدر
سے لیکر حبشہ و رطائیاں پیش آئیں سب میں شریک تھے علفائے رشیدین کے عہد
میں رومیوں سے جہاد کرتے رہے۔ اور اسکے متعلق کبھی کوئی حیلہ شرعی نہیں پیدا کیا۔
خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ **الغزوا خفاً و نقالاً** حضرت
ابو ایوب رضی کہا کرتے تھے کہ اس آیت کے بعد اب جہاد ترک کرنے کی گنجائش کہاں
باقی ہے؟ اور میں یا ملکا ہوں یا بھاری۔

اُن کا سب سے آخری غزوہ وہ تھا۔ جبکہ امیر زید بن حارثہ رضی تھا حضرت ابو ایوب رضی
فرماتے تھے میرا کیا ہرج ہے اگر امیر فوجان ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو جہاد
میں ایست یا امداد مطلوب نہ تھی بلکہ صرف رضائے الہی کو مد نظر رکھتے تھے۔ ورنہ ایک
فوجان کی ماتحتی سے انکار کرتے۔

یہ حلقہ طنطنینہ پر ہوا تھا جس میں حضرت ابو ایوب رضی نے شہادت کا شرف حاصل کیا۔

ادبِ رسول کی یہ الٰہی تعلیمِ نظیر تھی۔ کہ جب بالانہ نے پربانی کا برتن ٹوٹا۔ تو
محاف سے خشک کر دیا کہ پانی کا کوئی قطرہ نیچے نہ گرنے پائے۔ اور پھر باصر آپ کو
ادب پر لے گئے۔

تواضع و انکسار کا یہ عالم تھا کہ ایک بار کسی مسجد میں امامت کی 'دل میں خیال آیا
کہ وہ سب افضل ہیں، اسوقت سے امامت کرنا چھوڑ دی۔ اور تم کھالی۔
ایک قصہ گو کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ عالم ارواح میں نذول کے اعمال انکے
مردہ اعزاء کے سامنے پیش ہوتے ہیں، تو فرمایا۔

یا خجلی من عبادۃ بن الصامت	عبادہ بن صامتؓ اور سعد بن عبادہ کے
وسعد ابن عبادہ، لما حدث	بعد میں نے بہت کچھ کیا ہے میں انکو کیونکر
بعد ہم	مزدکھلاؤں گا۔

حضرت ابراہیمؑ مشہور شہسوار اور بہادری تھے اور تمام فتوحات میں علمبردار
ہوتے تھے۔ جنگ نہروان میں حضرت علیؑ نے ان کو سواروں کا سپہ سالار بنایا
اور امان کا علم عطا کیا۔

۱۔ تمام لشکروں میں علمبرداری تو ممکن ہے، لیکن ہمیں معلوم ہوتا کہ عہد نبوت کی علمبرداری کس روایت سے
نہایت ہے۔ جامع ایوبؑ میں ایک نشانِ اہوت بھی موجود ہے جس سے علمبرداری کی طرف اشارہ ہے۔
ابراہیمؑ آفندی طیب اول عسکر شاہی بیروت نے مصلح الساری و ذریرۃ القادی صفحہ ۱۱۶ میں لکھا
ہے وقیل ان حضرت ایوبؑ الذی نسب الیہ هذا الجایع کان یحمل سجنۃ الرسول
و هو من الصحابة۔ یعنی بعض کا خیال ہے کہ حضرت ایوبؑ جنگی طوطی یا جمل مسجد منسوب ہے
۲۔ حضرت م کے علمبردار تھے اور صحابی تھے۔

۳۔ حضرت علیؑ کے زمانہ خلافت میں تین لڑائیاں ہوئیں۔ جنگ جمل، جنگ نہروان اور جنگ خیبر۔

انکی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ جب انہوں نے آنحضرتؐ کی لیش مبارک سے اذیت کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷)

بھائیہ رضہ طلحہ رضہ اور زبیر رضہ سے ہوئی، جنگ صفین جو سترہویں امیر معاویہ رضہ سے پیش آئی اور جنگ نہروان یا خرابہ یا حوراء جو جنگ صفین کے بعد وقوع پذیر ہوئی حضرت ابوالیوب رضہ پہلی جنگ میں شریک نہیں ہوئے، مورخین میں اختلاف ہے کہ کیا جنگ میں جو بدری صحابہ شریک ہوئے تھے انکی تعداد کیا تھی، اکثروں نے انکھی ہے اور شعبی نے یہی بنا پر حضرت ابوالیوب رضہ کی شرکت میں شک کیا ہے چنانچہ ان کا مشہور قول ہے کہ ابوالیوب رضہ کو اس طعمہ رضہ نے علی رضہ کے پاس بھیجا تھا، خدا معلوم گئے تھے یا نہیں؟ لیکن بڑی میں بتقریر موجود ہے کہ ابوالیوب رضہ جب علی رضہ کے پاس پہنچے ہیں اس وقت لڑائی ختم ہو چکی تھی اور نہروان میں تھے، (دس ۱۶۵)

دوسری لڑائی صفین ہے، اس میں بھی وہ شریک نہیں ہوئے، محمد بن اسحاق شرکت کے قول میں اور علامہ ابن اثیر نے بھی اسی کی تائید کی ہے، کمال ص ۲۳۱ ج ۳، لیکن محدثین نے جن کو اس قسم کی بحثوں سے بچنے کے واسطے زیادہ حق حال ہے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے، طبقات میں ہے کہ شعبہ نے حکم سے پوچھا کہ علی رضہ کی لڑائوں میں سے ابوالیوب رضہ نے کن کن میں شرکت کی؟ انہوں نے جواب دیا حوراء میں (دس ۱۶۵) استیجاب میں بھی روایت اس طرح منقول ہے کہ شعبہ نے حکم سے دریافت کیا کہ کیا ابوالیوب صفین میں شریک ہوئے تھے؟ بولے نہیں مگر نہروان میں شریک تھے، جلال الدین سیوطی نے آثار کی دستاویز ۵ میں تصریح کی ہے کہ ابوالیوب رضہ صفین میں موجود نہ تھے،

تیسری جنگ یعنی نہروان میں بالاتفاق انکی شرکت معلوم ہوتی ہے اسلئے ہم کو کسی قدر تفصیل سے کہتے ہیں، حضرت علی رضہ اور امیر معاویہ رضہ میں جب شکم پر صلح ہو گئی تو ایک جماعت حضرت علی رضہ کے لشکر سے علیحدہ ہو کر مقابلہ کو کھڑی ہوئی، اور ان سے اعلان جنگ کیا چونکہ یہ لوگ قتل و غارت کے مرتکب تھے حضرت علی رضہ نے ان پر حملہ کیا، امینہ پر بھڑکن مدی اور مسرورہ پر شیب بن ربیع کو مقرر کیا، سواروں کا روال حضرت ابوالیوب رضہ انصاری کی رہنمائی میں آیا، یہاں علی کی انصاری حضرت

دور کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸)

ابو قتادہ انصاریؓ کو سپرد کی مقدمہ پھیش پر قیس بن سعد بن عبادہؓ کو مامور کیا اور خود قلب میں گزین ہوئے۔
صف بندی کے بعد حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے آگے بڑھے اور خوارج کے دربر و حبیبؓ کی تقریر کی۔
عباد اللہ! لانا دیا کہ علیؓ کی اداوی اللہ کے کنا علیہ السلام بننا و بینکم فرقہ نغلام
تعالوننا؟ لوگو! ہم اور تم قدیم حالت پر ہیں، باہم کچھ فرق نہیں ہے۔ پھر ہم سے کس بنا پر لڑتے ہو؟
خوارج نے کہا اگر آج ہم آپ کی پیروی کریں گے تو کل آپ ہم پر حکومت جتنا بیٹے حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا۔
فانی اللہکم اللہ ان تعجلوا فتنۃ العام مخافة ما یاتی فی المقابل۔

تو میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آئندہ کے پیش آنے والے واقعات کے خوف سے ایک عام فتنہ برپا کرنے
میں محبت نہ کرو اس تقریر کا خوارج پر اثر پڑا۔ اور وہ خاموش ہو گئے۔

اور حضرت علیؓ نے ان کا علم حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو تفویض فرمایا اور پکارا ابو ایوبؓ نے
خوارج کو: من جاء هذه الولاية فهو آمن ومن لم یقتل ولم یتعرض ومن
انصرف منكم الى الكوفة او الى المدائن وخرج من هذه الجماعة
فهو امن لا حاجة ذابعد ان نعیب قتلۃ اخواننا منكم فی سفك دما نكمر۔

جو شخص اس علم کے نیچے آجائے اس کو امن ہے کسی کو قتل نہیں کیا اور نہ تعرض کیا اس کو امن ہے جو کوفہ یا مدائن میں چلا گیا
اور اس جماعت سے علیحدہ ہو گیا اس کو امن ہے حکومت ضرورت نہیں کہ اپنے ہمایوں کے قاتلوں کو یا گرفتار فرمائی
کریں۔ اس آواز کا کافروں میں بڑا ہتھکا کہ خوارج کی بڑی جماعت فوج سے علیحدہ ہو گئی اور اب ۳ ہزار میں سے
صرف ۸۰۰ رہ گئے یہ لوگ لڑنے پر آمادہ تھے اسلئے حضرت ابو ایوبؓ نے حملہ کا حکم دیدیا اور زبیر بن
حصینؓ ملائی امیر خوارج کے سینہ پر اس زور سے نیزہ مارا کہ پشت کے پار ہو گیا، پھر نہایت جوش میں کہا
المشوجا حد والله جال الناس لے خدا کے دشمن آگ کی بشارت حاصل کر، سردار کے قتل
ہونے سے تمام فوج میں اتاری پھیل گئی اور بہت جلد خوارج کا خاتمہ ہو گیا۔

نَزَعَ اللَّهُ عَنْكَ مَا تَصَوَّرَ | جس چیز کو تم نے سمجھا تھا ہو، خدا اس کو تم سے کھینچ لے،

دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں :-

مَسَحَ اللَّهُ عَنْكَ يَا أَبَا أَيُّوبَ مَا تَكْذِبُ | اے ابوایوب جن ادیبوں کو تم نے برا سمجھا تھا ہو، خدا ان کو
من الاذی | تم سے پوچھ ڈالے۔

حضرت ابوایوبؓ ہر شخص کے ساتھ حسن ظن رکھتے تھے، حضرت عائشہؓ وغیرہ جب منافقتیں نے تہمت لگائی، تو ام ایوبؓ نے ابوایوبؓ سے دریافت کیا کہ لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ آپؐ نے سنا، بولے ہاں، لیکن سب جھوٹ ہے۔ ام ایوبؓ اتم ایسا کر سکتی ہو، انہوں نے کہا خدا کی قسم نہیں، کہا تو عائشہؓ کا درجہ تو تم سے بہت بلند ہے، خداوند تعالیٰ نے جب برائت کی آیتیں نازل فرمائیں، تو اس واقعہ کی طرف بھی اشارہ فرمایا، لَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ بَأَنفُسِهِمْ خِيَرًا وَقَالُوا هَذَا أَفْكٌ مِّبْيَانٍ۔ اور یہیں نہیں جو وقت سنا تم نے اس کو، مان کیا۔

مسلمان بروں اور عورتوں نے اپنے جی میں اچھا، اور
کیوں کہا کہ یہ کھلی ہوئی تہمت ہے۔

یہ فخر حضرت ابوایوبؓ کے لئے کیا کم ہے کہ خدا نے ان کو مومن کے لقب سے یاد فرمایا!

لے حضرت ابوایوبؓ کے متدو فیضیال اخلاق مصنف نے چھوڑ دیئے ہیں، اسلئے ہم ان کو اس مقام پر بیان کرنا چاہتے ہیں :-

حق کوئی کی کیتی بڑی مثال ہے کہ جب حضرت ابوایوبؓ نے ایک غزوہ میں تشریف لائے، اور عقبہ بن عامرؓ جی نہ والی حصر لے کر مغرب میں دیر کی تو انہوں نے اٹھ کر پوچھا عقبہ! یہ کیسی نماز ہے؟ عقبہ نے بعض ضروریات کا حوالہ دیکر معذرت چاہی، لیکن حضرت ابوایوبؓ نے کہا یہ طرز سخن نہیں، لوگ سمجھیں گے کہ آپؐ رسول اللہؐ کو اس طرح پڑھتے دیکھا ہو گا، حالانکہ آپؐ کو معلوم ہے کہ رسول اللہؐ نے مغرب کی وقت محبت کی تاکید فرمائی ہے (مسند ابن حنبل)

حضرت ابو ایوبؓ کے آثارِ خیر میں بعض آیات کے مطابق مسجد نبویؐ ہے وہ سہل اور

(بقیہ ماثیہ صفحہ ۳۰)

ایک بار حضرت ابو ایوبؓ نے رسول اللہؐ کے مزارِ مبارک سے پتے چمکے تھے، مردان نے دیکھا تو کہا یہ کیا؟ حضرت ابو ایوبؓ نے جواب دیا میں نہ اینٹ پاس آیا اور نہ پتھر پاس ایسے تو آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں پھر فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے 'لا تمسکوا علی الدین اذا ولیہ اھلہ ولكن ابکوا علی الدین اذا ولیہ غیر اھلہ'۔ دین پر تم اس وقت نہ رو جہاں اہل اسکے والی ہوں، رونا اس وقت چاہئے جب نااہل والی بن جائیں۔ شعر

چھاؤں میں ہم جاکے تو رمل کی کہہ آتے تھے حق غالب آتا تھا نہ ہم پر خوف سلطان و وزیر
اوہ کیا حال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو ایوبؓ نے دیکھا کہ کچھ لڑکے حجرہ مبارک

کے قریب بوٹری سے کھیل رہے ہیں تو فرمایا: فی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمنع هذا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں ایسا کیا جاتا ہے؟ (موطأ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کو اس قدر محبت تھی کہ جنگِ خیبر میں جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا شرفِ زوجیت سے مشرف ہوئیں اور آپؐ کے خیر میں لائی گئیں، تو چونکہ ان کے باپ اور بھائی مسلمانوں کے دشمن بن گئے تھے۔ حضرت ابو ایوبؓ کو اندیشہ ہوا کہ شاید صفیہ انتقام کے جوش میں آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکست فنی کریں، اس

خیال سے تنبیہ لگا کر آئے، اور تمام رات خیر سے سرٹیکے ہوئے کھڑے رہے جب صبح کی اذان ہوئی اور حضورؐ سے باہر تشریف لے گئے تو حضرت ابو ایوبؓ سے فرمایا کہ کیا حضرت پیش آئی؟ عمن کی تمھ کو صفیہ کی جانب سے اندیشہ تھا۔ اسلئے تمام پہر و نیا رہا اپنے ارشاد فرمایا: اللہم احفظنا ابایوب کی بات، بحفظی! خداوند ابو ایوبؓ کی حفاظت کر، جلع نہ ہو

اغت ملای کا یہ نظر ہے کہ ایک ایک کتب بن سور نے قیزیہ میں کر مسلمانوں سے پوچھا کہ طلحہؓ اور زبیرؓ نے علیؓ سے جبراً بیعت کی ہے یا خوشی سے؟ تمام لوگ غلامی سے نکلے، سائہ بن زبیرؓ نے کھڑے ہو کر کہا کہ انہوں نے مجبوراً بیعت کی ہے۔ پھر طلحہؓ ان علیؓ کا جو خیبر اسلئے بڑا پڑا، دیکھ کر صہیبؓ ابو ایوبؓ اور محمد بن مسلمہؓ نے کہا اللہم نعم یا اللہ! ان

(یعنی یہی ہے) ان لوگوں کو دیکھ کر جمع ہو گیا، اور اسلئے بچ گئے۔ (کمال ص ۱۰۰، ج ۳)

نہایتی عظمت کی۔

سہیل کے کھجوریں سکھلانے کی زمین تھی۔ جو ابوالیوبؑ کے ظلِ عاطفت میں پرورش پاتے تھے یہ
حضرت ابوالیوبؑ نے انکو رہنمی کر کے آنحضرتؐ کو مسجد کے لئے زمین دیدی،
انکی ایک یا دو گار بقیع الغرقہ کے قریب ایک کنواں ہے، جو یزید بن ابی ایوبؑ کے نام سے
مشہور ہے۔

احادیث

حضرت ابوالیوبؑ سے جو احادیث منقول ہیں ان کی تعداد (۲۱۰) ہے۔

یہ ابوبکر کا خیال ہے لیکن بعض باتوں میں ہے کہ حضرت ابوالیوبؑ نے قیمت ادا کی تھی۔
۱۔ فضل و کمال صحابہ کرام کے فضل و کمال پر بحث کرنا آسان کام نہیں، قرآن تفسیر، حدیث، فقہ،
اور تمام علوم اسلامیہ کی بنیاد نبیؐ کی ذات سے وابستہ ہے حضرت ابوالیوبؑ، یسویں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں رہتے تھے، ان کو جب آپؐ کے مکان میں مقیم تھے، فتنے چل کر نے کمالات ادا تک موقع ملا تھا۔ اس کے
بعد وہ صحابہ عظیمینؓ داخل ہوئے، جو خاص قرآن حدیث کی تمیل کے لئے آئے تھے، ان سب نے انکو علوم اسلامیہ
کا بہت بڑا عالم اور سرشار شریعت کا مکمل شناس بنا دیا تھا، لیکن چونکہ وہ چھاننی بیل لٹا اور اعلیٰ کلمۃ الحق
کو تقسیم پر مقدم سمجھتے تھے اسلئے مقل کی بجائے ہمیشہ لنگے، ہاتھ میں تلوار ہی اور مسجد کے کسی زاویہ کی سجاوے
ان کا درگاہ گھوڑے کی پیٹھ یا کشتی کا تختہ رہا۔

بعض محدثین نے انکو ملنی کے لقب سے یاد کیا ہے، اور یہ لقب ہے جو تاریخ اسلام میں حضرت
ابی بن کعبؓ کے سوا کسی کو نہیں ملا۔ ملنی، سرچشمہ، بفضل و کمال کو کہتے ہیں،

حضرت ابوالیوبؑ کے علمی ذوق و شوق کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے ایک حدیث اور صرف ایک
حدیث کے لئے دوبارہ مصر کا سفر اختیار فرمایا، نجیل المنفۃ میں حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ ابوالیوبؑ عقبہ
بن عامرؓ بن جھنی کے پاس مصر گئے اور ان سے ستر مسلم کی حدیث دریافت کی جب دوبارہ مصر گئے
تو مسلم بن خالدؒ بنہ کے مکان پر آئے جو امیر مصر تھے انکو اطلاع ہوئی تو فوراً باہر نکل آئے، معاملہ کرکھا

جن میں پانچ پر بخاری اور مسلم متفق ہیں، تین ابی سلمہ مفرد ہیں باقی اوکثر اجماع ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲)

اور سفر کا سبب پوچھا، فرمایا ایک حدیث ہے جب کا عالم سوائے میرے اور آپ کے کوئی نہیں میں ستر مسلمان اور مسلمہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس کے بعد حدیث پڑھی حضرت ابو ایوبؓ نے کہا: ٹھیک اور پھر مدینہ واپس گئے۔

جب اپنے احباب میں ہوتے تو کبھی کبھی علمی مذاکرہ رہتا، ایک روز زید بن ثابتؓ اور ابو ایوبؓ مسجد جنازہ کے پاس بیٹھے تھے، ایک نے دوسرے سے کہا اس خبر کے متعلق کوئی حدیث ہے، تو بیان کیجئے۔ دوسرے نے کہا میں مدینہ کے تعلق ہے، جب فتوحات کی کثرت ہوئی، تو لوگ دور دراز ممالک میں جا کر آباد ہو جائیں گے، اور جب کبھی حج و عمرہ کے لئے آئیں گے تو یہاں سے لوگوں کو باہر جانے کی ترغیب دینگے، کیونکہ یہاں عسرت اور تنگی ہوگی، ان کی ترغیب سے بہت لوگ چلے جایا کریں گے، حالانکہ انہیں یہ خبر نہیں ہے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

حضرت ابو ایوبؓ نے جو علوم حاصل کئے تھے احب فیل ہیں۔

حفظ قرآن: صحابہ میں پانچ بزرگ جنہوں نے قرآن مجید کو اکھنضت میں ہی کے وطن میں پورا حفظ کر لیا تھا: تھے معاذ بن جبل، عبادہ بن صامت، ابی بن کعبؓ، ابو ایوبؓ، ابو الدرداءؓ ان میں سے خاکسار ابی بن کعبؓ سید القراء تھے، اور خود اکھنضت آئے اس باب میں انکی طرح کی سختی حضرت عمرؓ نے ان سب کو بلا کر کہا کہ شام کے مسلمانوں کو ضرورت ہے آپ کو دن بھر کر تعلیم دینی چاہیے۔

ابو ایوبؓ ضعیف اور ابی بن کعبؓ بیمار تھے، اسلئے نہ جاسکا، (حیوۃ النبوان لکچری، ص ۱۱۱) تفسیر حضرت ابو ایوبؓ نے بعض آیتوں کی تفسیر روایت کی شان منقول بیان کی ہے، مثلاً

صحیح ترمذی میں اسلم بن ابی عمرانؓ نے منقول ہے کہ میں کوم میں تھا، چند روزی تھے ہماری طرف بڑھے مسلمان بھی آجیقدر یا زیادہ مقابلہ کے لئے نکلے پھر لوں گے سردار عقبہ بن عامرؓ اور باقی جماعت کے فضلہ بن عبیدہؓ تھے، اتفاقاً ایک مسلمان رومی و ستروں کو چیر کر اندکھس گیا، اس پر مسلمانوں نے شہ

میں ہیں زقلتِ روایت کا سبب انکا جہاد میں مصروف ہونا ہے پھر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳)

مجھاکہ سبحان اللہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے، حضرت ابوالبختاری نے منہ کو صیل خطبہ دیا،
یا ایہا الناس انکم لتؤنن ہذا الایۃ ہذا التاویل وانما نزلت ہذا الایۃ فینا
مختار الانصار لما اھل اللہ الاسلام وکثر ضررہ فقال بعضا لبعض سر اودن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد اھل الاسلام وکثرنا ضررہ
فلو اقمنا فی اموالنا قاصدا ما ضاع منها، فانزل اللہ تعالیٰ علی نبیہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما قلنا و انفقوا فی سبیل اللہ ولا تملقوا و ایایدیکم
الے ائتھلکم، فکانت التھلکات الاقامۃ علی الاموال
واصلاحھا وترکھا الغزو!

نو کہ اگر ہم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہوئے حالانکہ یہ آیت ہم انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے جب خدا نے
اسلام کو غالب کر دیا اور اسکے پیغمبر کی تعداد بڑھ گئی، تو ہم میں سے بعض نے بعض سے یہ آہستہ کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھڑ دو، ہمارا مال ضائع ہو چکا ہے اور خدا نے اسلام کو عزت اور اسکے مددگاروں کی
تعداد بڑھا دی ہے اسلئے اب ہمارا مال کی کمی پورا کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اسوقت خدا نے
اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی جس میں ہمارے خیال کی تردید کی گئی ہے اور خرچہ کرو خدا کی راہ میں اور
اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو، ہلاکت یہ ہے کہ مال پر توجہ کی جائے، اسکی کمی پوری کی جائے اور جہاد ترک
کر دیا جائے!

قرآن مجید میں ہے الف و اخفا و ثقا لا اخواہم ہلکے یا بھاری جہاد کے لئے
نکڑو، جب یہ آیت نازل ہوئی تو قرآن نے لکھا قال اللہ تعالیٰ الف و اخفا و ثقا لا
لا اجد فی الاخفیفا و ثقیثا، خدا کا ارشاد ہے کہ ہلکے سر یا بھاری جہاد پر جاؤ اور
میں ہلکا بھاری جہاد میں ہوں واسلئے جہاد میں جانا ضروری ہے اسی بنا پر حضرت ابوالبختاری

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴)

ہمیشہ جہاد میں مصروف رہتے تھے لہذا نکات ابن سعد ص ۵۰

قرآن مجید میں ہے: یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا وراہطوا، مسلمانو! صبر کرو، یعنی رباط فی الساجدہ میں تکلیف میں اچھی طرح وضو کرنا بکثرت مسجد میں آنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا مسجد میں بیٹھ کر انتظار کرنا، (جلال القلوب)

قرآن مجید میں ہے: ان اللہ لا یغفر ان لیشاک بہ ولیغفر ما دون ذلک لمن یشاء، خدا مغفرت نہیں کرتا کہی کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور اس سے کم کی جگہ لئے چاہتا ہے مغفرت کرتا ہے، ابو حاتم اور طبرانی نے حضرت ابو الیوب رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ص سے اپنے بھتیجے کی شکایت کی کہ وہ حرام سے اجتناب نہیں کرتا، آپ نے پوچھا اس کا مذہب کیا ہے؟ کہنا نماز پڑھتا ہے اور توحید کا قائل ہے، فرمایا تم اس سے کہنا کہ اپنا مذہب فروخت کر ڈالو۔ اسکے سامنے جب یہ غم آتش ظاہر کی گئی۔ تو اس نے صاف انکار کیا، اسکا چچا خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا وہ مذہب کے معاملہ میں تو بڑا سخیل ہے آپ سیوطی یہ آیت نازل ہوئی (الباب القول فی اسباب النذول سیوطی ص ۴۶)

قرآن مجید میں ہے: انا اعطیناک الکوثور ہم نے تم کو کوثر دیا، طبرانی میں حضرت ابو الیوب رضی عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم بن رسول اللہ صلیم کا انتقال ہوا تو مشرکین نے باہم چرچا کیا کہ اب یحطی فی الغزو باللہ مقطوع النسل ہو گیا۔ اسکے متعلق خدا نے یہ سورہ نازل کی (الباب القول ص ۱۳۲ بر جلالین ج ۲)

قرآن مجید میں ہے: کما اخراجکما بکن من بیتک بالحق وان خر لیتاً من المومنین لکما ہون، جیسا کہ تم کو تمہارے رب نے حق کے ساتھ تمہارے گھر سے نکالا اور مسلمانوں کا ایک گروہ اسکو برا سمجھتا تھا، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حضرت ابو الیوب رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم مدینہ میں تھے اور قافلہ البوسفیان کی خبر لی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۵)

کہے کہ فرمایا: تم لوگ تیار ہو جاؤ شاید خدا مال غنیمت عطا کرے اور صحیح و سالم مدینہ واپس لائے۔
ہم روانہ ہوئے ایک یا دو دن کی مسافت طے ہوئی تھی کہ آپ نے پھر دریافت فرمایا: لوگوں نے کہا تم میں
کفایت لڑنے کی طاقت نہیں، ہم تو قافلہ کے لئے گئے ہیں، اس وقت مقداد کھڑے ہوئے اور کہا:-
لا تقولوا امّا قتال قوم موسیٰ اذ صلب انت و ہما بک فتا قدا انا ہما قاعد من
بدین یہ آیت نازل ہوئی (الباب النقول ص ۱۲۲ بر جلد ۱ ج ۱)

قرآن مجید میں ہے لیس علی الاعلیٰ حراج ولا علی الاعصر حرج
ولا علی المربع حرج! اندھے پرنگی تھیں، اور نہ لنگڑے پرنگی ہے، اور نہ لعین پرنگی ہے
تفسیر ثعلبی میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حارث رسول اللہؐ کے ساتھ کسی غزوہ میں گئے
تھے اور اپنے گھر کا گران خالہ بن زید ابو ایوبؓ کو بنا گئے تھے، انہوں نے حارث کے گھر کھانا
کھانے میں نال کیا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، (الباب النقول ص ۱۲۲ بر جلد ۱ ج ۱) لیکن جبکہ
یہ معلوم ہے کہ حضرت ابو ایوبؓ نے عہد نبوت کے تمام غزوات میں شرکت کی تو یہ روایت قابل اعتبار
نہیں تھی، ممکن ہے کہ زید بن خالد کی بیعت خالہ بن زیدؓ کا سہوہ، زید بن خالد قبیلہ
جھنبہ کے ایک صحابی ہیں، اور خالہ بن زیدؓ حضرت ابو ایوبؓ کا نام ہے حضرت ابو ایوبؓ
صحابہ میں کمیت کے ساتھ شہر تھے اس لئے قرین قیاس بھی ہے کہ گران کا واقعہ جو نام مذکور نہ ہوتا
بلکہ کمیت مذکور ہوتی۔

فقہہ ابو ایوبؓ سے فقہ کے بہت سے مسائل منقول ہیں، ایک بار وہ اور حضرت ابو طلحہؓ ہم بیٹھے
ہوئے تھے، کھانے کا وقت آیا تو دونوں نے ساتھ کھایا، حضرت انسؓ ہم بھی پاس تھے، جب نماز کے
لئے اٹھے اور وضو کرنا چاہا تو دونوں بزرگوں نے روکا کہ طہیات کھا کر وضو کرتے ہو، شرح معانی الآثار
طحاوی ص ۱۲۲)

رافع بن اسحاق کہتے ہیں کہ ایک دن ابو ایوبؓ انصاریؓ مصر میں کہے تھے: انا ہما قاعد من

طہارت خانوں کو کیا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص قصداً حاجت کے لئے جائے تو قبلہ کی طرف رخ یا پشت نہ کرے؛ دوسری روایت میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم شام پہنچے تو وہاں طہارت خانہ قبلہ رخ بنے ہوئے تھے ہم کسی قدر ترپچھے ہو کر بیٹھے اور استنظار کرتے تھے (صحاح ستہ)

عاصم بن بقیان ثقفی غزوہ سلاسل میں شرکت کے لئے گئے تھے پہنچنے سے قبل غزوہ ختم ہو گیا کہ انھوں نے تمہارے امیر معاویہؓ کے ہاں پہنچے انھیں پاس حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے عاصم نے کہا میں ابو ایوبؓ اس سال غزوہ فوت ہو گیا اور کوئی معلوم ہو رہا ہے کہ جو شخص چار دن مسجدوں رکھ دینا بہت المقدس ہے میں نماز پڑھ لے اسکے گناہ معاف ہو جاتے ہیں حضرت ابو ایوبؓ نے کہا اے برادر زادے! میں اس سے آسان بات نہ بتاؤں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو اور نماز عمدہ طریقے سے ادا کرے اسکے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں انہوں نے عقبہؓ کیسے ہی ہے نہ؟ عقبہؓ نے کہا ہاں۔

علی بن مدرک کہتے ہیں کہ ایک روز نماز کا وقت تھا لوگ جمع تھے اور ابو ایوبؓ وضو کر رہے تھے جب وضو سے فارغ ہوئے تو موزہ انا کر بیرو ہوئے لوگوں کو بڑا تعجب ہوا ابو ایوبؓ نے کہا اگرچہ آنحضرتؐ مودوں پر مسح فرماتے تھے تاہم میں پیرو ہونا ہی اچھا سمجھتا ہوں۔

میںوہ اس کے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرے کعبے فرض نماز پڑھ کر مسجد آیا، وہاں جماعت ہو رہی تھی، تو کیا اب دوبارہ فرض پڑھے؟ حضرت ابو ایوبؓ نے کہا ہاں پڑھ لے، جو ایسا کرے گا۔ اسکو دہرائیاب ہوگا (صوطی امام محمد ص ۱۳۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بنی مخزوم رضی اللہ عنہما میں اتفاق ہو گیا کہ انھوں نے اختلاف ہوا ابن عباسؓ کہتے تھے کہ سر پہانی ڈالے مسور کا خیال تھا کہ سر دھونا ضروری نہیں، عید الشہین خین بھی اس گفتگو کو سن رہے تھے وہ دونوں بزرگوں نے حضرت ابو ایوبؓ رضی اللہ عنہ کی عزت میں اواز کیا اور عمل کر لے تھے، انہوں نے چاروں طرف کپڑا اتار دیا کیا اور اندر غلام بھلا رہا تھا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷)

ابن جنین نے سلام کیا اور کہا ابن عباسؓ نے دریافت کیا ہے کہ رسول اللہؐ حالات احرام میں کیوں غزل کرتے تھے؟ حضرت ابو ایوبؓ نے پڑا بیچ کر کے سر باہر نکالا اور غب ملکہ دھویا۔ پھر فرمایا رسول اللہؐ کا غسل یہ ہے! (صحیح بخاری ص ۲۲۸ ج ۱)

قرآنی کے متعلق حضرت ابو ایوبؓ کا یہ قول ہے کہ پہلے ایک بکری کا قرع کرنا سب سے گھر کی طرف سے کافی ہوتا تھا مگر آج قرآنی فخر کے لئے ہوتی ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی مقصد نہیں ہوتا، دموطار امام محمد ص ۲۷۸

ابن سحاق کہتے ہیں کہ ایک روز ہم لوگوں میں بحث تھی کہ قرع میں بنید بنایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اتفاق سے حضرت ابو ایوبؓ رہنما کا دوسرے گز رہا۔ ہم نے ایک آدمی لے کر اس سے پوچھا انہوں نے کہا کہ قرع میں بنید بنانا جائز نہیں کیونکہ قرع میں بھی منع ہے! اس شخص نے پھر پوچھا تو انہوں نے دوبارہ قرع کا حوالہ دیا سند احمد بن حنبل ص ۴۴ ج ۵ قرع اس کو کی کہتے تھے جو اندر سے کھوکھلی کر کے شراب کھنے کے کام آتی تھی اور قرع

حضرت ابو ایوبؓ کا خیال تھا کہ عورت کو حمام میں غسل نہیں کرنا چاہیے جب حضرت عمر بن الخطابؓ نے اس کی اطلاع دی تو انہوں نے حکماً تمام ممالک میں ہلیر میں عورتوں کو حمام میں نہانے سے روک دیا اور غیب و ترصیب عبد العظیم سنذری

علم کلام حضرت ابو ایوبؓ نے سئلہ توحید کے متعلق جو خیال ظاہر کیا ہے اس سے انکی وسیع الشہ فی عالم ہوتی ہے۔ قسطنطینیہ میں جب وہ مرض الموت میں گرفتار تھے مسلمانوں سے فرمایا: ساحل نکم بحدیث سمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لا ما حضر فی تم اجد کما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مات لا یشترک باللہ شئیاً دخل الجنة میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر میری آخری وقت نہ ہوتا تو یہ بیان کرتا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ جو شخص مرا اور اس نے کبھی شریک نہیں کیا الجنة میں داخل ہوگا (ابن سعد ص ۴۹)

خلافت کو وہ جس نگاہ سے دیکھتے تھے وہ فرقہ بندی سے ایک متاثرہ شخص تھی حضرت عثمانؓ کے

مقولے

امام احمد اور طبرانی نے حضرت ابو ایوبؓ سے نقل کیا ہے :

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸)

رواہ میں صحابہ میں جو سیاسی اختلاف پیدا ہو گیا تھا، حضرت ابو ایوبؓ اس سے بالکل علیحدہ تھے جس زمانہ میں حضرت عثمانؓ انہیں معذور سمجھتے، زید بن ثابتؓ نے لوگوں سے کہا: یا معشر! انصاف کو! انصاف اللہ عزوجل سے ہے کہ اگر وہ انصاف دہر تہذ کے انصاف بنوا، سو وقت حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا کہ یہ تم اسلئے کہہ رہے ہو کہ عثمانؓ نے تم کو بہت سے غلام دیئے ہیں، زید بن ثابتؓ خاموش ہو گئے، زینبؓ طبری نے جہاں جناقہ نقل کیا ہے لکھا ہے کہ زیدؓ کی رائے صحیح و سچی، کیونکہ ابو ایوبؓ نے انکو خاموش کر دیا، (کامل ص ۹۵ ج ۱۳)

کعب بن سورؓ نے جب بصرہ سے مدینہ آ کر یہ حال کیا کہ حضرت علیؓ اور زینبؓ نے حضرت علیؓ سے جو راجعت کی ہے یا رضامندی ہے، تو اس وقت حضرت ابو ایوبؓ نے اسامہؓ کی آمد کی اور فرمایا اہل انہوں نے مجبوراً راجعت کی ہے (کامل ص ۱۳) انہوں نے حضرت علیؓ اور اس کے بعد امیر معاویہؓ سے دوستانہ تعلقات رکھے۔

۱۔ چند قولے یہ ہیں :-

۱۔ کھانا اکل سے صرف کیا کرو، برکت ہوگی

۲۔ غاصفی کے فیصلہ اور قسم کی تقسیم کے وقت ان پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔

۳۔ تین دن نہ پکڑو، مسلمان سے بات چیت ترک کرو، اور اچھا و خشن ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔

۴۔ مسلمان اگر ایک سید کی خدمت میں تو ایک سال کی عبادت اور آل اسماعیلؑ سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۵۔ طالب علم، فرمانبردار و عورت، اور اہل علم گناہ نہ کرنا، انبیاءؑ کو کامیاب تھ جنت میں بلا حساب داخل ہو گئے۔

۶۔ ہر نبیؑ اور اسکے جانشین کے پاس دو معنی قویں ہوتی ہیں، ایک نیکی کی طرف دہل کرتی ہے اور دوسری برائی

کی طرف، لیکن جو شخص برائی سے بچا وہ واقعی بچا۔

۷۔ جو دنیا میں مسلمان کی پردہ پوشی کر لے، خدا دنیا و آخرت میں اسکی پردہ پوشی کر لے گا جو کسی آفت رسیدہ کو نصیحت نہ کرے

خدا اسکو قیامت کی نصیحت سے بچا دے گا، اور جو اپنے بھائی کا کام کرے خدا اسکا کام کرے (مسند احمد ص ۱۰۴، ج ۴)

جب نمازیں کھڑے ہو تو حضرت ہونیالے کی طرح نماز پڑھو ایسی بات نہ کہو جس سے حضرت کرنے کی ضرورت ہو دوسرے کو نہ کہیں کئی چیز سے تاہم ہوجاؤ

اذا قدمت فی صلاۃ فکے فضل صلاۃ موع
وہ تکلم وکلام بعینہ رمدہ واجمع
ایلاس سگھائے ایدھی الناس

ابو نعیم نے علیہ میں روایت کی ہے۔

جو شخص ۴۰ روز خلوص سے خدا کی عبادت کرے اُسکے دل سے حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں

من اخلص لله اربعین یوماً طهرت
بینایع الحکمت من قلبہ علی لسانہ

العجیب الساری میں ہے کہ جب خدا نے سورہ فاتحہ آیہ الکرسی شہد اللہ
قل اللهم ملک الملک کو بغیر حساب میں نازل کرنا چاہا تو وہ معلق ہو گئیں اور کہا ہم ایسی
قوم میں نازل ہوتے ہیں جو گناہ کرتے ہیں خداوند تعالیٰ نے اسے پایا جھکوا پس عرت
جلال اور بند ہی رہتی تھی ہم ان کو جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھتے تھے اس کی مغفرت کر دینا
جنت الفردوس میں جگہ دوں گا وہ مرتبہ اس کی طرف دیکھیں گا اور اس کی حاجتیں پوری
کر دیں گے جن میں سب سے کم مغفرت ہے

حضرت ابو الیوب رضی اللہ عنہ کا مقولہ تھا

جو شخص علم اور حلم نہ یاد کرنا چاہتا ہو اس کو غیر قیل
والوں کے پس بیٹھا چاہئے

من اراد ان یکثر علمہ وبعظمت
حلمہ فلیس غیر عتید یوقہ

روایات

حضرت ابو الیوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ اور حضرت ابی بن کعبؓ سے حدیثیں روایت
کی ہیں ان کے راوی علماء اصحابہ وفقہاء تابعین ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں
برادر بن عازبؓ، خزیمہ بن خالدؓ، مقدام بن عمروؓ، معمر بن عبد اللہ
بن عباسؓ، جابر بن سمرةؓ، انس بن مالکؓ، رمہ سفیان بن وہبؓ، غوثانیؓ، عوف بن زبیرؓ

افلح مولیٰ ابی طالبؑ، ابو صرہ انصاریؑ، وغیرہ صحابہ اسعید بن سب، عطار بن یسار،
علقمہ بن قیس، عمرو بن ثابت، عطار بن زید، یثیٰ اور تمام نجباء تابعینؑ۔

خاتمہ

اس میں وفات اور قبر شریف وغیرہ کا بیان ہے۔

راہِ اوفات

حضرت ابو ایوبؓ کا چھادیر صبر اور استقامت کے واقعات اور گزشتہ جگہ میں احادیث و روایات
میں انکو جو ثبات قدم حاصل تھا، اسکا تذکرہ بھی آچکا ہے۔ یہاں امیر معاویہؓ نے روم کی طرف
ایک بڑا لشکر بھیجا جسکے امیر سفیان بن عوف تھے، یہاں وہاں پہلی اور لشکر کا بڑا حصہ
ضائع ہو گیا، امیر معاویہؓ نے اس کی مدد پر دوسرا لشکر روانہ کیا جسکا سردار یزیدؓ تھا،

یہ سفیان، عوف، ابو ایوبؓ، امیر معاویہؓ، یہی صفت کا تسامع ہے۔

یہ تلامذہ کے چند نام یہ ہیں۔ ابو امامہؓ، عبداللہ بن یزیدؓ، موسیٰ بن طلحہؓ، عبداللہ بن جہشؓ،

عبدالرحمان بن ابی لیٰ، ابو عبدالرحمان حبلی، یحییٰ بن خثیم، کوئی۔

حضرت ابو ایوبؓ تلامذہ کے ساتھ شفقت فرماتے تھے، ایک مرتبہ ایک حدیث بیان کر رہے تھے، ابو ایوبؓ
کو ایک مقام پر شبہ ہوا، اور انہوں نے استفسار کیا تو ان کے ساتھیوں نے ڈانٹا کہ تم کو سوالات کرنے سے کیا واسطہ ہے؟
لیکن حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا، انکو پوچھنے دیا۔

یہ یحییٰ علی حدیث سے حضرت ابو ایوبؓ کی بڑی محنت کرتے تھے، اور گزشتہ جگہ ہے کہ ایک بار امیر معاویہؓ کے پاس
حضرت ابو ایوبؓ اور عقیقہ بن طمرہؓ بیٹھے ہوئے، عاصم بن سفیانؓ نفیٰ کو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہوئی تو انہوں نے
حضرت ابو ایوبؓ سے پوچھا، اور باقی عزیزوں کو نظر انداز کر دیا۔

اسکے صحیح روایت میں ہے، طبقات میں ہے، ابو علیؓ الحشیش یزید بن معاویہؓ، لشکر کا سردار یزید بن معاویہؓ تھا،
دوسری جگہ ہے، توفی ابو ایوبؓ عام غزوان یزید بن معاویہؓ القطنیہ فی خلافت امیر معاویہؓ، یہاں
سفیان، ابو ایوبؓ نے اس سال وفات پائی جب یزیدؓ نے اپنے اپنے معاویہؓ کے مکتبہ میں خط نسخہ پڑھا،

(۱۵) یہاں تک کہ حضرت ابو ایوبؓ کا شیعہ تلامذہ تھے۔ (۱۵)

اس میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت ابوالیوبؓ انصاری شامل تھے، اودنکے علاوہ صحابہ اوتابعین کا بڑا گروہ شریک تھا۔

یہ لوگ بلادِ روم میں داخل ہو کر قسطنطنیہ تک پہنچے، اور اس کا سخت محاصرہ کیا اسی اثنا میں حضرت ابوالیوبؓ علیل ہوئے۔ لوگ عیادت کو آئے اور کہا کہ خداوند انکو عافیت دے اور شفا عطا فرما، حضرت ابوالیوبؓ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ یہ کہو کہ خداوند اگر انکی موت کا وقت قریب آگیا ہے تو انکی مغفرت کرا اور جسم فرما د اور اگر ابھی دیر ہے تو عافیت دے، شفا دے اور اجر دے۔

جب مرض زیادہ بڑھا تو سردار شکر زید حاضر ہوا اور کہا کہ وصیت فرمائیے، ارشاد ہوا جب میں مر جاؤں تو مجھکو اٹھا لینا، اور دشمن سے سخت جہاد کرنا، اُسکے بعد جہاننک آگے جاسکو، مجھکو لیجاؤ، اور پھر دفن کر کے قبر پر گھوڑے دوڑا دینا، حضرت ابوالیوبؓ نے وفات پائی، زید اور مسلمانوں نے نماز پڑھ کر دوسرے دن صبح کے وقت جنازہ کو ساتھ دیا، اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے، سب سے آخر جس جگہ قیام ہوا وہاں حضرت ابوالیوبؓ کو سپرد خاک کیا۔

۱۔ طبقات میں ہے: مرض فلما قفل قال لا صحابہ ان انامت فاحملوئے فاذا صافقتم العدو فادفنوئی تحت اقدامکم جب مرض زیادہ شدید ہو گیا تو ابوالیوبؓ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھکو اٹھا لینا، اور جب لڑائی سے دھستے ملے تو اپنے پیروں کے تلے دفن کر دینا، (ص ۴۹)

دوسری روایت میں ہے کہ جب مرض بڑھ گیا تو زید عیادت کے لئے آیا اور کہا اپنی ضرورت بیان کیجئے، ابوالیوبؓ نے وصیت کیجئے، فرمایا، میں میری ضرورت یہ ہے کہ جب مر جاؤں تو مجھکو سوار کر لیتا پھر

دفن کرنے میں جو انتہام کیا گیا تھا، رومی اسکو دیکھ رہے تھے، پوچھا کیا بات ہے؟ یہ انتہام اس سے پہلے تو کبھی نہ دیکھا گیا تھا، مسلمانوں نے جواب دیا ہمارے پیغمبر کے صحاب میں سے ایک جلیل القدر صحابی نے وفات پائی ہے، اور ہم نے ان کو جہاں دفن کیا ہے تم کو معلوم ہے، خدا کی قسم! اگر ان کی قبر کے ساتھ کوئی گستاخی کی گئی تو عرب میں تم ناقوس زبجا سکڑ گے۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی وفات سنہ ۵۱ یا ۵۲ھ میں ہوئی بخاری روایت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲)

دشن کی زمین میں جہاں تک گنجائش ہو چلے جانا، جب آگے بڑھنے کی گنجائش نہ رہے تو دفن کرنا پھر لوٹا، مزید نہ ایسا ہی کیا، (طبقات ص ۵۰)

تیسری روایت یہ ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے مزید سے فرمایا میرے لوگوں کو سلام کہنا لوگ جس قدر دور جھکو لیا کر دفن کر سکیں، کریں۔ مزید نے لوگوں سے یہ قول بیان کیا تو گوگ تھپکار نکلا کر جنازہ لے چلے، اور جہاں تک پہنچ سکتے تھے یہو پتے (طبقات ص ۵۰)

عقد الفریذ میں ہے کہ ایک روز لوگوں نے پوچھا اب آپ کیا چاہتے ہیں، فرمایا دنیا کی تھکتا نہیں چاہتا ہوں کہ اگر مجاؤں تو مجھے کفار کی سرزمین میں دفن کرنا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے صحاب میں سے ایک صالح شخص قلعہ قسطنطنیہ کے قریب دفن ہو گا، اب مجھے معلوم ہے کہ وہ صالح شخص میں ہوں۔ (ص ۲۱۳ ج ۲)

جلال القلوب کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت وفات پائی، طبقات میں ہے کہ جنازہ کی نماز مزید نہ پڑھائی، قبر پر گھوڑا دوڑانے کا ذکر طبقات میں نہیں۔ سنہ وفات میں اختلاف ہے، طبقات میں سنہ ۵۰ھ لکھا ہے، (ص ۵۰) لیکن موجودہ زمانہ کے مصنفین سنہ ۵۱ھ مطابق سنہ ۵۰ھ لکھتے ہیں، محمد بسین بک تہونی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ طبری میں بھی دو سنہ مذکور ہیں۔

پر اکثر علماء متفق ہیں ہون کا سن جیسا کہ ظاہر ہے ۱۰۰ سال سے زائد تھا۔ وفات کی تاریخ دن اور مہینہ معلوم نہیں ہے۔

(۲) قبر شریف

اصحاب میں ہے کہ حضرت ابوالیوب رحمۃ قسطنطنیہ کے قریب مدفون تھے اور رومیوں نے انکی قبر پر بڑی عمارت بنائی۔ اور م قنید میں لکھائیں سلام واقدی کا قول ہے کہ وہ دیوار قسطنطنیہ کی بنیاد میں دفن تھے۔ اور رومیوں نے اس پر بھی عمارت تیار کی کیونکہ قبر کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ تمام مورخین نے لکھا ہے کہ جب قحط پڑا تھا تو رومی انکی قبر پر آکر حج ہوتے اور بارانِ رحمت طلب کرتے تھے اسکے علاوہ اکثر زیارت کے لئے آتے اور اسی مقام کو نہایت تہذیب سمجھتے تھے۔

رومیں نے انکی قبر کو نہایت حفاظت کے ساتھ باقی رکھا۔ کیونکہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلم نے انکے لئے دعا فرمائی تھی جب آپ نے حضرت صفیہ کیساتھ نکاح

۱۰ یہ روایت اصحاب میں نہیں ملے

۱۱ لیکن یہ روایت طہقات میں صحت اس قدر ہے کہ انکی قبر قلعہ قسطنطنیہ کی بنیاد کے پاس ہے (من ۵) اور یہی صحیح ہے۔ اب جہاں یہ قلعہ ہے وہاں مسلمانوں کے عہد سے ایک قلعہ نما عمارت تھی جسکے پانچ برج تھے۔ اسی عمارت سے کچھ دور بڑے قبرستان ابوبہ اور زرار ابوبہ واقع ہے۔

۱۲ طہقات میں لکھا ہے کہ رومی انکی قبر کی زیارت کو آتے ہیں اسکی مہرت کرتے ہیں اور جب بارش نہیں ہوتی تو انکے دیوار سے ہلانِ رحمت مانگتے ہیں اور محمد لیب کہ تبنی فی الرحۃ الحجازیہ میں لکھتے ہیں وہ تمام آستانہ میں مسلمان نصاریٰ اصہمہ و سب کے نزدیک یکساں طور پر نہایت محترم لئے جاتے ہیں اور وہاں کے باشندے انکو سلطان ابوبہ کہتے ہیں (ص ۲۹۷)

کیا: اور سچ عروسی ادا ہوئی: تو تمام رات حضرت ابو ایوبؓ نے خیمہ کے گرد پہرہ دیا: اُس وقت آپؓ فرمایا:۔

اللہم حفظہا ابویوبؓ کہا بات بحفظنے خداوند ابو ایوبؓ کی حفاظت کہ جس طرح انہوں نے رات بھر میری حفاظت کی: چنانچہ زندگی بھر وہ لوگوں کے شر سے محفوظ رہے: اور موت کے بعد ان کی قبر کی حفاظت کی گئی:۔

۳۷۷ء میں جب سلطان محمد خاں فارغ نے قسطنطنیہ فتح کیا: تو شیخ آق شمس الدین سے جو اپنے زمانہ کے ولی کامل تھے۔ اس بات کا بتیجی ہوا کہ اُس کو حضرت ابو ایوبؓ کی قبر کا نشان بتائیں: شیخ موصوف نے فرمایا میں نے ایک جگہ نور دیکھا ہے۔ شاید وہی قبر ہوگی: پھر اُس مقام پر جا کر مراقبہ کیا اور کہا۔ ادنیٰ روح سے میں نے ملاقات کی: وہ اس نسخ پر مبارک باد دیتی ہے۔ اور خدا کا شکر ادا کرتی ہے کہ اُس نے کفر کی ظلمت سے نجات دی: شیخ نے سلطان سے یہ اوقات بیان کئے تو اُس نے کہا میں اپنے آنکھوں سے کوئی علامت دیکھنا چاہتا ہوں: شیخ نے کہا سر اُن کی طرف ۲۷ تھ کھودو: ایک پتھر نکلے گا: جس پر عبرانی خط میں لکھا ہوگا: چنانچہ تعمیل کی گئی: پتھر پڑھوایا گیا: تو حضرت ابو ایوبؓ کا نام لکھا ہوا تھا: یہ پتھر قبر سے باہر دیواریں اب بھی لگا ہوا ہے:۔

سلطان نے یہ واقعات دیکھے تو حیرت میں آگیا: اور وجد کی کیفیت طاری ہو گئی: اگر لوگ سنبھل نہ لیتے تو یقیناً گر پڑتا۔ اُس کے بعد اس نے قبر پر قبہ بنانے کا حکم دیا: بہت بڑا قبہ بنایا گیا: جو حضرت ابو ایوبؓ کے انوار سے لبریز تھا: قبر پر تابوت رکھا گیا جس پر چاندی منڈھی ہوئی تھی: اور قبر کے اندر نہایت بیش قیمت چیزیں تختہ رکھ دی گئیں:۔

سلطان نے ایک جامع مسجد اور ایک مدرسہ بنانے کا حکم دیا: مدرسہ پر جایداد وقف کی: علماء اور قاری مقرر ہوئے: ۹۷۷ء میں جب میں نے مزار شریف کی زیارت کی تو اُس کو الوار کا خرمن

پایا ہر وقت سجد قرآن درس اور نمازوں سے معمور رہتی تھی لوگ دور دور سے زیارت کیلئے آئے ہوئے تھے مدرسہ کا کتب خانہ بھی عمدہ تھا دو ہزار سے زائد کتبائیں تھیں جو خوشخط لکھی ہوئی تھیں۔

آداب زیارت

مستحب یہ ہے کہ زائر قبر شریف کے پاس بارود نہ جائے اور نہایت وقار اور متانت

۱۔ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ ایوب یا قریہ ایوب استنبول ر قسطنطنیہ کی قدیم فیصل ہے باہر ہے شیخ قرن الذہب دگولڈن، ان کی انتہا پر واقع ہے انگریزی اطلسوں میں اسکا نام ایوب لکھا ہے یہاں تمام مسلمان آباد ہیں کیونکہ غیر مذاہب کے لوگوں کو اس علاقہ میں زمین یا مکان خریدنے کی اجازت نہیں ہے۔

استنبول سے قریہ ایوب کو جانے کے کئی راستے ہیں مگر سب آسان اور مقبیل راستہ یہ ہے کہ ٹرے پر کشتی میں بیٹھ گئے اور صبح جامع ایوب کے سامنے جاتے کشتی کے راستے کے سوا ایک اور راستہ جامع ایوب کو جانے کا ہے جو تاریخی حیثیت سے زیادہ دلچسپ ہے اس راستہ میں یہی قلعہ شہر کی قدیم دیواریں پر گرنے دروانے، دروازے اور اورنگ کے دروازے، قبر پر سجد و غیرہ تاریخی عمارتیں ملتی ہیں۔

قریہ ایوب میں احاطہ سجد کے باہر ایک بازار میں گلیاں ہیں جہاں دور دور پر کچھ عارضی اور کچھ مستقل دکانیں لگی ہیں کہیں نان باقی نان اور کباب بیچ رہے ہیں کہیں دودھ اور دہی کی دکان ہے کہیں سبزی سٹال کی کہیں میوہ فروش ہے کہیں گل فروشش زائر آتے جاتے ان دکانوں میں ہنسی بکھرا کر آتے اور کھاتے پیتے ہیں۔

یہ موضع قین حصول منقسم ہے (۱) جامع (۲) مزار (۳) قبرستان :-

سے اندر داخل ہو جاتے دقت پہلے دایاں پائوں اور واپسی کے وقت بایاں پائوں رکھے، پھر قبلہ کی طرف کسی قدر بائیں جانب ہٹا ہوا رخ کر کے کھڑا ہو، اُس وقت وہ چہرہ بہارک

(بقیہ ماثلیہ صفحہ ۴۶)

۱۱ جامع الیوب: شہر کی بڑی بڑی عمارتوں سے فارغ ہو کر تدریس فیضیہ سے باہر نکلیں تو سب سے مقدم قابل دید جامع الیوب ہے؛ یہ شاندار مسجد سلطان محمد فتح کی تعمیر کردہ ہے؛ اور باوجود شہر سے دور ہونے کے استنبول کی آباد ترین مساجد میں ہے؛ ہر روز ایک میلا سا نگار ہوتا ہے؛ اور جو کہ دن تو زائرین کی جن میں بڑے بڑے مرد اور عورتیں ہوتی ہیں؛ بہت ہی کثرت ہوتی ہے؛

مسجد کے متعلق ایک مدرسہ ہے جو کتابوں میں مدرسہ ابی الیوب، انصاری کے نام سے موسوم ہے؛ یہ محمد فتح کا قیام کیا ہوا ہے؛ اس میں بڑے بڑے نامور علماء درس دیتے تھے؛ شقائق النعمانیہ میں لکھے نام مذکور ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں؛ قاضی ابواللیث، شیخ چلبی، قاضی شمس الدین احمد، ابن محی الدین خطیب، و قاضی شمس الدین، حاجی چلبی؛

مدرسہ ابی الیوب کے علاوہ الیوب میں ایک مدرسہ اور تھا؛ ملا عرب چلبی لکھے بانی تھے؛ اور وہی سند درس پر بھی ممکن تھے؛

جامع مسجد میں ایک بہت بڑا گروہ ہے۔ اُس کے اوپر جنگی نشان رکھا ہوا ہے جو سبز چادر میں لپٹا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس سے حضرت ابوالیوبؒ کی علم برداری کی طرف اشارہ ہے۔

جامع میں کچھ کبوتر ہیں؛ جن کی اہل آستانہ بیحد تعظیم کرتے ہیں؛ اور اُن کو ذبح کرنا؛ یا ان کا گوشت کھانا حرام سمجھتے ہیں؛ یہ خیال مسلمان یہود، اور نصاریٰ سب میں مشترک ہے؛ اور اسکا سبب یہ ہے کہ یہ کبوتر؛ کمونتر حرار کی دولا دیں ہیں؛ جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شترین کی خبریں بتلاتا تھا؛ لیکن اُسکی کوئی اصل نہیں؛ کیونکہ کبوتر حرار کا پس کام پر مامور ہونا خود مشکوک اس لیے؛ (الرحلۃ النجاشیہ ص ۱۴۷)

یہ کبوتر ہزاروں کی تعداد میں ہیں؛ اور اُس بڑے صحن میں جو مسجد اور مقبرہ کے ایک پہلو میں

کے سامنے ہو گا۔ اور پھر سورہ فاتحہ: آیتہ الکرسی، سورہ بقرہ کا خاتمہ، سورہ یس، اخلاص،
معوذتین پڑھے اور انکی ریح کو ثواب پہنچائے۔

(بیقہ مائشہ صفحہ ۴۷)

واقع ہے کہ جبیں وضو کرنے کا کول مستحق حوض بنا ہوا ہے، بیٹھے رہتے ہیں، غلہ فروش غلہ لے کر موجود رہتا
ہے، زائرین اسے پیسے دیتے ہیں تو وہ غلہ کمبوتروں کو ڈال دیتا ہے۔
(۲) مزار ابویوسفؒ: نہایت مقدس مقام ہے، حضرت ابویوسفؒ کا مقرب صحابی جس قطعہ زمین
میں مدفون ہو اس سے جو ارامت مسلمانوں کو ہوتی چلتی ہے وہ ظاہر ہے، ان کا عرواں کے حملہ اول کیساتھ
شہر کے گرد محاصرہ کے پڑے رہنا اور آخر یہیں بیمار ہو کر حلت فرماتا تو ان کے محل میں مذکور ہے، لیکن
فتح قسطنطنیہ سے پہلے عثمانیوں کو ان کے مزار مبارک کا ٹھیک نشان معلوم نہ تھا، شہر میں جب
محمد فاضل خان قسطنطنیہ کو فتح کیا تو اس نے عظیم الشان عمارت تعمیر کرائی، مزار بہت بلند بنایا گیا، اور
قبہ کے اندر نہایت اعلیٰ درجہ کے ظروف اور تحائف رکھے گئے۔

جس وقت عمارت تیار ہوئی سلطان بہت بڑے مجلس کے ساتھ روضہ اقدس پر حاضر ہوا
اور نماز ادا کی شیخ الاسلام شیخ شمس الدین نے اپنے ہاتھ سے سلطان عثمانی خاں کی تلوار اٹکے
کر بن میں لٹکائی، اور اس وقت سے یہ دستور قرار پایا کہ سلاطین عثمانیہ کی تاج پوشی کے موقع
پر ہر تیار بادشاہ یہاں آتا ہے اور شیخ الاسلام اسکی کمر میں باندھتے، خان (عثمان خاں) کی تلوار
آویزاں کرتا ہے۔

استنبول میں ہر کہ در اس مقام کو تبرک سمجھتا ہے، اور اسی کا اثر ہے کہ مسجد اور مزار پر پھر مذکور
کے لوگوں کو آنے کی اجازت نہیں ہے، جو جمعہ کے دن نایزین کا بڑا حجم ہوتا ہے، دیکھ کر اکثر لوگ اس دن کسی
نہ کسی آرزو کے پورا ہونے کی منت پڑھتے، اور قربانی کرتے ہیں، راستہ بانی کے لئے بیچھڑاں اور بٹوں
کے کٹے احاطہ سے باہر کھڑے رہتے ہیں، اور گوشت وہیں غریب اور فقراء میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔
سائلوں کی بڑی کثرت ہوتی ہے، اور چونکہ ہر شخص یہاں خیرات اور عبادت کے لئے تیار ہو کر آتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸)

اسلئے سبیل عوامیہاں سے محروم نہیں پھرتے۔

مزار پر کئی تربت ارسقین ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے دن باری باری حاضر ہوتا ہے۔ اور اس دن کی فتوحات اُسکے حصہ میں آتی ہے۔ مزار کے ایک گوشہ میں ایک کنواں ہے جسکے پانی عورتیں مکہلوں کو لگاتی ہیں اور لوگ تبرکاً لیجاتے ہیں۔

مزار کے اندر مظاہرہ و خرقہ قرآن مجید خوبصورت جلوں پر ہر طرف لکھے جاتے ہیں۔ جنہیں ایک قرآن شریف محمد فلاح کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ آیات مت کرنی اور اذعیہ اٹورہ کے نسخہ جلی قطعات دیواروں پر آویزاں ہیں۔ مقبرہ کے پیرنی جانب بھی بہت سا چینی کا کام نہایت عمدہ نصیب ہے۔ اور کئی کتبے لکھے ہیں۔ سانسے وہ بہت بڑے درخت ایک بلند چوڑے پر ہیں۔ جنکا گھیر بیس بیس گز سے کم نہ ہوگا۔ مشہور ہے کہ اس مقام پر حضرت ابویوسفؒ کو شہادت نصیب ہوئی تھی۔

(۳) قبرستان ابویوسفؒ یہ وہ احاطہ ہے جس میں مرقون جوئے کی مسلمانان استنبول کو آرزو رہتی ہے اور جن لوگوں کو اس قبرستان میں اپنے خاندانوں کے لئے تھوڑی سی زمین میرا جائے وہ اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتے ہیں۔ پرلے دما کے دزار اور مظاہرہ ہمیشہ تراسی قبرستان میں سوئے ہیں۔ اور اس سب سے علاوہ مسلمانوں کو اور بھی عزیز ہو گیا ہے۔

مظاہرہ میں سے مولیٰ ابی نصر بیگ جو محمد فلاح کے عہد میں قسطنطنیہ کے سب سے پہلے قاضی مقرر ہوئے۔ یہیں مرقون ہیں۔ علامہ قوشچی جو مدرسہ ایاصوفیہ میں مدرس تھے۔ اور حکماء اسلام میں داخل ہیں اسی خواجگاہ میں آرام فرما رہے ہیں۔ مولیٰ المصلح الدین مصطفیٰ قسطلانی وغیرہ کے مزار بھی یہیں واقع ہیں۔

قبرستان کی حد قسطنطنیہ کی قدیم دیوار سے شروع ہو جاتی ہے۔ یہی قلعہ سے لگے دیوار شہر کے ساتھ ساتھ چلیں تو دائیں ہاتھ دیوار چلی جاتی ہے۔ اور بائیں طرف قبرستان کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو برابر خارج ابویوسف تک چلا گیا ہے۔ قبرستان میں مرد کے درخت کمتر ہیں۔

پھر اٹے پیر واپس ہو، اور پشت قبر شریف کی طرف نہ کرے، اور ان کا نام لیکر نہ
پکارتے، کیونکہ یہ سودا ب ہے۔

۱۷ اضافہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بعض واقعات جو کتاب کے حواشی میں جمع نہیں ہو سکے اس
مقام پر لکھے جاتے ہیں۔

۲۳۳ ع میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ غزوہ صفینہ دگرہی کے زمانہ کی لڑائی کیا، اس میں حضرت ابو ایوب رضی
اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے۔ (دکال ص ۲۳۲)

۲۳۴ ع میں جب باغیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ کیا، اس وقت قرظ مؤذن مسجد نبوی حضرت
علی رضی اللہ عنہ پاس آئے اور نماز پڑھانے کی درخواست کی حضرت علی رضی اللہ عنہ امامت سے انکار کیا، اور فرمایا کہ خالہ ابن
زید سے کہو وہ نماز پڑھائیں، ابن ابی شریک لکھتے ہیں کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا نام خالہ بن زید آج لوگوں کو معلوم
ہوا، چنانچہ حکم فدا لکھتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ امامت کرتے رہے، اور نماز عید الضحیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ
پڑھائی۔ (دکال ص ۹۳ ج ۳)

۲۳۵ ع میں مدینہ منورہ کے والی مقرر ہوئے۔ اس سے پیشتر بل بن حنیف مدنی تھے، انہوں نے اواخر کلمہ
میں وفات پائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکی جگہ پر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، اس بنا پر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ مدینہ
منورہ کے دورہ مدنی ہیں، اور مدینہ کی تفصیل راہ البحر میں موجود ہے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اس عہدہ پر
سنگہ تھا کہ اپنے اس کے بعد مدینہ بن ابی اراطہ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے آیا اور اسے تمام عرب پر قبضہ کر لیا
حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور تمام والیان علی رضی اللہ عنہ نے باجنگ و جدل ملک لکھے حوا کر دیا، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ
کو فہم چلے آئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔

زاد حکومت میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی عدالت کا کیا انداز تھا؟ اسکی تفصیل کتابوں میں نہیں ملتی بہت
حالت سفر میں انہوں نے جو فیصلہ کیا تھا، وہ موجود ہے، عبداللہ بن قیس خزازی ایک بحری فوج لیکر کسی سمت
روانہ تھے (مصر کے کسی جزیرہ پر حملہ کرنے گئے تھے)، اس فوج میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بھی تھے، ایک دن ٹپٹے
ٹپٹے وہ غنیمت کے پاس پہنچ گئے، دیکھا کہ چند قیدی کھڑے ہیں اور ایک عورت زار و قطار رو رہی ہے۔

سب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُس کا لڑکا اس سے علیحدہ کر لیا گیا ہے، حضرت ابوالیوبؓ نے فوراً لڑکے کا ہاتھ عورت کے ہاتھ میں دیا، افسر نے عبد اللہ بن قیس سے جا کر شکایت کی، عبد اللہ نے دریافت کرایا، تو حضرت ابوالیوبؓ نے حدیث بیان فرمائی، (مسند ص ۴۱۳ ج ۵)

حضرت ابوالیوبؓ منسند اعمال و وظائف کے پابند تھے جس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں مقیم تھے، انہوں نے پوچھا آپؐ کو کتنی وقت کیا بڑھا کرتے ہیں؟ آپؐ نے ایک ماہ بتلانی۔ (ابن ابی حاتم)
استیصارہ کا جو طریقہ آنحضرتؐ نے انکو بتایا تھا وہ مسند ص ۴۲۳ ج ۵ میں مذکور ہے،
ما ز صبح کے بعد رتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ لا شریک لہ الحمد
وہو علی اکل شئی قد یوثر سے تھے اور روم میں لوگوں سے اسکو بیان کیا تھا،
الحمد للہ محمد اکثیر، اُطیبیا مبارکافیہ کا دور کہتے۔ اکثر لا حول ولا قوۃ الا
باللہ پڑھتے تھے،

ما ز ظہر میں فرض سے پیشتر چار رکعت پڑھا کرتے تھے، لوگوں نے کہا آپؐ اس نماز کو کبھی ترک نہیں کرتے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ترک نہیں فرماتے تھے،

آنحضرتؐ کے ساتھ ایک حج و عمرہ (اداع) اور کئی عمرے کے آپؐ کے بعد بھی حج کرتے تھے، ایک حج کا تذکرہ بخاری ص ۱۲۴ وغیرہ میں آیا ہے، جس میں ابن عباسؓ منہ غل عزم کا مسکوریات کیا تھا،
ذکر کے مقلین حضرت ابوالیوب انصاریؓ رہنے سے بہت سی روایتیں ہیں، جنکو الجیر الساجیؒ مصنف نے یکجا جمع کر دی ہے، اور بطوالت کے خوف سے ان کو تسلیم انداز لکھتے ہیں،

تغیر جن کا قصہ ترمذی (ص ۱۱۱) میں منقول ہے،

آنحضرتؐ نے انکو بار دعا دی،

اللہم احفظ ابوالیوبؓ کما بات بحفظی، اس وقت فرمایا جب حضرت صفیہؓ نکلیں

عروسی میں انہوں نے مات بھر خیر کا پھرہ دیا تھا،

۲۔ مسح اللہ عنک یا ابوالیوبؓ ما تکلمہ من الاذی، اس وقت ارشاد ہوا جب

(بقیہ جانشینہ صفحہ ۵۱)

جہاں مبارک سے اذیت کو دور کیا تھا (اصابع ۴۳۲)

۳۔ جنہی اللہ الہابی طلحہ وال ابی ایوب عن رسول اللہ خیرا، اس محقق پر کہا کہ جب

مصعب بن عمیرؓ اور حضرت ابوالیوبؓ میں موافقہ ملا ہے تھے (الزیاض النفاۃ ص ۱۵)

اولاد و مولیٰ، حضرت ابوالیوبؓ نے دو شاہیاں کیں، پہلا نکاح حضرت ام ایوبؓ سے ہوا اور قیس
انصاریؓ کی صاحبزادی تھیں، قیس ابوالیوبؓ کے ماموں اور یہاں تھے، ام ایوبؓ صحابیہ ہیں، انکی
جیدش صحیح میں موجود ہیں، ام ایوبؓ کا ذکر اسماء الرجال کی کتابوں میں آیا ہے،

دوسرا نکاح احسن سے ہوا وہ حضرت زید بن ثابتؓ رحمہ انصاریؓ صحابی مشہور کی صاحبزادی تھیں،

اولاد میں مت، محمد، عبد الرحمان، اور عمرہ مشہور ہیں، مت کا ذکر تذکرۃ الحفاظ میں آیا ہے،

محمد کے حالات تباعل المنفۃ (ص ۳۵۹) میں منقول ہیں، عبد الرحمان کا نام ابن سعد (ص ۴۹) میں
ہے اور عمرہ کا ترجمہ اکثر کتبہ جال میں ملتا ہے،

عبد الرحمان، احسن کے بطن سے پیدا ہوئے تھے، بقیہ اولاد حضرت ام ایوبؓ سے ہوگی، ابن سعد

نے طبقات میں لکھا ہے۔ قد القرص ولد لا فلا العلم له عقباً، انکی اولاد ختم ہو گئی، اور اب

انکی نسل کا ہم کو علم نہیں (ص ۴۹)، لیکن قاضی ابن عبد البر نے استغاب میں لکھا ہے، ولہ عقب ابانکی

اولاد موجود ہے، اوپر ہم نے اسماء الرجال کی کتابوں کے جہولے دیئے ہیں ان کو پیش نظر رکھنے کے بعد

مصنف طبقات کا خیال غلط معلوم ہوتا ہے۔

اغانی وغیرہ میں خالد بن ابی ایوبؓ بھی ایک صاحبزادے کا نام ملتا ہے، لیکن روایت وہ داناو تھے، صاحبزادے

تھے، خالد کے بیٹے ایوبؓ مشہور محدث گذرے ہیں، حضرت ابوالیوبؓ کے ذوالے تھے عمرہ بنت ابی ایوبؓ

ابن خالد کو منسوب تھیں، اور ایوبؓ عمرہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے،

مولیٰ یعنی آزاد کردہ غلاموں میں افح، محمد بن افح، لا اور ان کے تمام بھائی اشمان، ابو محمد حضرمی، صیفی،

ابو محمد بن عبد الرحمان، زیادہ نامور ہیں، ان لوگوں کی روایتیں کتب حدیث میں موجود ہیں،

قصیدہ درج حضرت ابوالیوب رضی

مجند کل مطلوب لدیہم مسکلا
 ہر قصہ کو اسکے ہاں آسان پاؤ گے ۔
 کوام السجایا حائزون تفضلا
 شریف فضلوں والے اور فضیلت حاصل کرنے والے ہیں
 دیولون ما قد کان فیہم مؤسلا
 اور اسیدوار کے ولی بن جاتے ہیں ،
 بہ ولہم کل الانام تکملا
 اور ان سے تمام دنیا کیمیل کو پہنچتی ہے
 بہم لیتدی مرکان فی الخلق اجہلا
 ان سے جاہل لوگ ہدایت پاتے ہیں
 وکم خرجت للناس علما مبجلا
 اور کتنے بڑے بڑے علوم اس سے لوگوں کیلئے نکلتے
 بتفضیلہم عن قوم علیہ وعن مالا
 جن میں ان کو قوم علی اور مال اعلیٰ ارفضیت دی گئی ہے
 و فی الارض امنحوا فائقین علی الملا
 اور زمین میں تمام ملار کے عیار فوقیت ملے گئے ہیں
 وقد نکسوا اعلام کسریٰ ومہر قلا
 اور کسریٰ و ہرقل کے جھنڈے سرنگوں کر دیئے
 صلوٰۃ منہا المشرقیین تنزلوا
 اگر کو لوگ ہوتی ہے جس کو شرق و غرب میں نازل ہونا ہے

الے مطلع الامجاد تم فاقصد العلی
 اصحاب ہجر کے مطلع کی طرف بند ہونے کا قصد کرو
 ہم خیر اهل الارض اصحاب احمد
 زمین پر بسنے والوں میں بہترین لوگ آنحضرت کے صحابہ ہیں
 ہم اهل الجود لایردون قاصدا
 وہ ایسے فیاض ہیں کہ سائل کو واپس نہیں کرتے
 اصناء علیہم نور طلع فشر فوا
 ان پر لڑکا نور چمکا اور وہ اس سے مشرق ہو گئے
 ہم فی الدنا نجیم لذل اللہ النجی
 وہ دنیا میں عقلمندوں کے لئے ستارہ ہیں
 ففیہم اتی القرائت ہم خیر امتہ
 کیونکہ ان میں قرآن اترا وہ بہترین امت ہیں
 وکم جمل من محکم الذ کو قد بدت
 اور قرآن کی کتنی آیات انکی شان میں نازل ہوئیں
 ففی عالم العلوی نفوس ہم من رکت
 پس عالم بالا میں اونکے نفوس پاک ہیں
 وکم جاهد وائمہ اللہ حق جہادہ
 انہوں نے خدا کی راہ میں کتنی جہاد کا حق ادا کیا
 اسود لدی الیجا کان ذبیہ ہم
 وہ میدان جنگ میں شیر ہیں ، اونکی ڈکار

تَزَاكِي لَهَا فِي الْكُونِ بِرَقِّ تَسْلَسِلَا
 تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عالم میں برق کا سلسلہ بچھا ہوا ہے
 وَلَمْ يَجْعَلُوا احْفَافًا سِوَا الْعَامِ وَالطَّلَا
 اور ان کا نام سسرول اور گردنوں کو بنایا ہے
 لَجْمَةٍ لَيْسَ اِجْمَ الْحَرْبِ وَاصْطِلَا
 شیر کی طرح جبری ہو کر آتشِ حربِ جنتِ قتل کر رہے ہے
 وَانْ تَوَدُّوا كَانُوا عَلَى الْقَرَمِ ذِي قَمَلَا
 اور اگر کوئی بہاؤ سامنے آئے تو غالب آتے ہیں
 وَلَمْ يَكْتَرَتْ مِنْهُمْ خَمِيْسًا وَجَجَفَلَا
 اور اپنے ہمسے بڑے لشکر کو دشواری میں نہیں ڈالتا
 وَتَشَادُ وَالْبَعْدُ فِي الْحَزْمِ الْحَقِّ مَوَكَلَا
 اور حزم کی صداقت سے حق کے لئے جانے پناہ بنائی
 وَقَالُوا مِنْ الْوَحْمَانِ عَزَامُوشَلَا
 اور خدا سے بہت بڑی عزت کے مستحق ہوئے
 وَخِيَرُ الْقُرُونِ السَّالِفِينَ وَمَنْ قَلَا
 اور تمام گذشتہ اور آئندہ صدیوں کے لوگوں سے افضل
 نَسُوهُ طُودُ الْعَرْنِ شَاخِ الْعَصَلَا
 جو غر و عزت کے انتہائی چوٹی پر پہنچ گئے ہیں
 كَرِيمُ الْخَادِ فِي الْعَشِيرَةِ مَخْوَلَا
 قبیلہ کا شریف اور مندوم ہے
 وَفِي بَيْتِهِ آوَى النَّبِيِّ الْمَفْضَلَا
 جس کے مکان میں پیغمبر کا فاضل پناہ ملی

اِذَا مَلَعْتَ بِالْوَقْمَتَيْنِ حِدَاوَم
 جب وادیوں میں تمواریں چمکتی ہیں
 وَكَمْ تَنَكَّرَ مِنْ بَيْتًا لِيَوْمِ نَزَاكَلَم
 انہوں نے کتنی بار یہ اقول میں کہا یہیں کھینچی ہیں
 تَوَسَّلَ كُلُّ شَعْبٍ فَوْقَ صَافِنِ اجْرَد
 ہر قوم نے ہر شعبہ کے گھوڑے پر
 نَمَّ كَوْنًا رَسَمًا كَا كَمْ سِرَّوَارِ فَيُرَابِ كَمْ كَهْوَرَسَ
 خان ہو ہوا کا نوا سودا حکمت
 اَلرَّاسُ لَمْ يَرَأْ تَرَاتِيْنِ تَوَسَّيْرَ بَرِيْنِ
 فَوَاحِلَ هَمَّ قَدْ قَادَمَ كَالْفِ نِي الْفَخِي
 ان میں سے ایک ایک ہزار ہزار پر غالب آتا ہے
 اِبَادًا وَابْسِيفُ الْعَزَمِ كُلُّ فَضَلَا
 عزیمت کی تمنا سے تمام گرا بیوں کو دور کر دیا
 قَدْ اَيَّدَ وَابَا لِرَاضِ خِيَرَتِ شَرِيْعَةٍ
 نیزوں سے بہترین مذہب کی تائید کی
 هَمَّ اَلْاصْبِيَاءُ اَلْاَفْتِيَاءُ اَوَّلُو الْهَمَّ
 وہ بزرگزیہ پر پر میر نگار صاحبِ عقل ہیں
 وَمَنْ هَمَّ هَمَّ ضَيْغَمِ وَابْنِ ضَيْغَمِ
 ان میں بعض ایسے سردار اور بہادر ہیں
 سَلِيلُ نَبِيِّ الْبَحَارِ خَالِدُ مَنْ عَدَا
 بنو بنجار کا نسب نہ خال
 مَنْ كَانِي اَيُّوبَ فِي الْفَخْرِ وَالْعَدَا
 غر اور ہندی میں ابوالیوب کے مثل کون ہو سکتا ہے

فَحَقِّصْ لِهَذَا الْفَضْلِ مِنْ دُونَ هَاطِهِ
یہ وہ شرف ہے جو تمام قبیلہ میں انہی کو حاصل ہے
جو ادا تعلق حالف الصداق والوفا
فیاض ہیں پر نیز گارہیں صادق و ناک علیض ہیں
و قابع خیر الخاق بالحق معلنا
اعلان حق میں آنحضرت کا اتباع کیا
و رابط فی غزوہ النساء دی مجاہد
نضاری کے غزوات میں خاص کوشش کی
فی اہل اسلام مبول بشیر ہے کلم ات
لے استنبول کے باشندو با خالد تم کو جنت
بقول رسول اللہ ان مات حقا
آنحضرت فرماتے ہیں اگر میرا کوئی صحابی
فی ائیر اقتر الصحابۃ فاختتم
قرآن پر مجاہد کی دیارت کرنے والے قبر الی ابوب
کو بدیدہ الاسلام فی الکفر تستقی
وہ اپنے فیاض ہیں کہ کفر کی حالت میں جب وہی
اذا تم مکروب لسا حۃ جودہ
جب کوئی مصیبت وہ افکی فیاضی کے میدان میں آئے
منا لا تباہ والوسل اسال خالف
انبار ریل اور کتب آسمانی کے واسطے سے
و ان فی اذہب اللہ سراجہم
اسرائیل کی ہستی کے دلیلیے جنگی ناک کی کو خدائے ہر کردیا

ففاق علی الانصار و اللہ حولہ
اسلئے وہ تمام انصار پر فوقیت رکھتے ہیں
بعزم لدی الھیجا سطا و تطولا
عزم کی وجہ سے میدان جنگ میں غالب آتے ہیں
و جاحل من بالکفر ضل و فسل
اور کفر سے جہاں کرتے ہے
ومات باسلا مبول صین من البلا
اور استنبول میں تجارت سے سرفراز ہوتے
بکہ خالد فی خلاہ یقدم اول
میں لیجئے کی خوشخبری لائے ہیں
بافرین یوم الخیر متوسلا
کسی سرزمین میں رہتا ہے تو قیامت کے دن وہ کوئلہ ہوگا
ضریح الی ایوب کھفا لمبتلا
کو حاجت مندوں کے استغیثے شمار کرے
فیجھیب ربع بعد ما کان محلا
باران رحمت مانگتے تھے تو غلط زدہ خطے سرسبز و شاداب ہو جاتے تھے
یعود بفیض من غذاہ مجللا
تو ان کی بخشش سے مالا مال ہو کر وہ پس جاتا ہے
و کل کتاب کات فی الکون منزل
میں حسد اسے چاہتا ہوں
و طہرہم من کل عیب تفصل
اور ہر عیب سے پاک کر دیتا ہے

وکل رے کانے الکن الکن

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

وکیشف خرافا لھا القلوب متبلا

یہاں یحییٰ بن عمر نے لکھا ہے اسکا خاتمہ ہے اجماعی الاخر ۱۲۹۸ھ کو ہوا
وصلی اللہ علی خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وسلم

سیر الصحابہ

چار ضخیم جلدوں میں مولفہ مولانا سعید انصاری صاحب

پہلے حصے میں ہجرت میں دو سکر میں انصار اور ان کے خلفاء تیسرے حصے میں عام صحابہ کے حالات ہیں۔ اس کتاب کی ہیئت و تدوین میں طبقات ابن سعد، اُسد الغابہ، اصحابہ، تہذیب التہذیب، معارف المعارف، استیعاب، تذکرۃ الحفاظ، صحاح ستہ، اور دیگر متعدد عربی کتابوں کی ورق گردانی کی گئی ہے۔ قیمت حصہ اول و دوم چار چار روپے (اللہ اعلم بحقیقۃ) سوئم چہارم تین تین روپے مکمل کتاب بارہ روپے

صحابیات

جن بزرگ خواتین کو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت یا قدیم ہوس کا فخر حاصل ہوا، ان کے حالات زندگی مولفہ مولانا نیاز محمد خاں صاحب نیاز فتح پوری۔ اس کتاب میں پہلے اہمات المؤمنین رضی اللہ عنہا پھر نبات النبی صلعم کے بعد صحابیات کے حالات ہیں (زیر طبع) اگر آپ عہد نبوی کے خواتین کے اخلاقی، جنگی اور علمی کارنامے، عقاید، عبادات اور معاشرت کی صحیح تصویر دیکھنا چاہیں تو یہ کتاب ہنگامہ ملاحظہ فرمادیں مفید ہے قیمت تین روپے (دسے)

ملنے کا پتہ

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلیشنگ کمپنی لمیٹڈ سی ۱۱۱، والہ الدین پشاور

صحایات } حین بزرگ خواتین کو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت یا قدس نبوی کا فخر حاصل ہوا۔ ان کے حالات زندگی اور لفظ مولانا نیا زعمی خاں صاحب نیاز فتح پوری۔ اس کتاب

میں پہلے اہل ایمان المؤمنین رضی اللہ عنہما۔ پھر نبیات النبی صلعم اسکے بعد عام صحابیات کے حالات ہیں وزیر طبع اگر آپ عہد نبوی کے خواتین کے اخلاقی جنگلی اور علمی کا نام لے عقاید عبادات اور معاشرت کی صحیح تصویر دیکھنا چاہیں تو یہ کتاب منجھا کر ضرور ملاحظہ فرادیں۔ مفید ہے۔ قیمت تین روپے (دسے ر)

سیر الصحابہ } چار ضخیم جلدوں میں لفظ مولانا سید انصاری صاحب پہلے حصے میں مہاجرین۔ دوسرے میں انصار اور ان کے خلفاء تیسرے حصے میں عام صحابہ کے حالات ہیں

اس کتاب کی مہیت تدوین میں قات ابن سعد۔ اسد الغابہ۔ صابہ۔ تہذیب التہذیب مباحث المآثر استیعاب۔ تذکرۃ الحفاظ صحاح ستہ اور دیگر متعدد عربی کتابوں کی ترقی گردانی کی گئی ہے قیمت حصہ اول دوم چار روپے حصہ سوم و چہارم تین روپے کل کتاب بارہ روپے

تنیخ کمال } غازی کمال پاشا کے تیغ آبدار کے جوہر ابظہر من الشمس ہیں حکومت انکورا کا قیام۔ تسخیر سمرنا۔ مدائن کا نفرین نوزان کا نفرین وغیرہ کے حالات ناول کے پیرایہ میں ملک کے شہر اہل قلم علامہ راشد الخیری صاحب کے کلمے مجھے ہر ایک محب ملک کے دلچسپ کے قابل ہیں قیمت ایک روپہ چار آنے رصہ اس کے لئے کافی ہے۔

مینجر صوفی بزم سنگ نیدرلینڈ گسٹینی لمیٹڈ پٹنہ میاں والدین بنجاب